صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 10 ستمبر 2012ء بمطابق 22 شوال 1433 ہجری بعد از دوپہر پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللّٰہِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ لِنتَ لَهُمۡ ۖ وَلَوۡ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ ٱلۡقَلۡبِ لَٱنفَضُّواْ مِنۡ حَوۡلِكَ ۖ فَٱعۡفُ عَنۡهُمۡ وَٱسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِى ٱلۡأَمۡرِ ۖ فَإِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُتَوَكِّلِينَO إِن يَنصُرۡكُمُ ٱللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمۡ ۖ وَإِن يَخۡذُلۡكُمۡ فَمَن ذَا ٱلَّذِى يَنصُرُكُم مِّنۢ بَعۡدِهِۦ ۗ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ۔

(ترجمہ): پھر اللہ کی رحمت کے سبب سے تو ان کے لیے نرم ہو گیا اور اگر تو تند خو اور سخت دل ہوتا تو البتہ تیرے گرد سے بھاگ جاتے پس انہیں معاف کر دے اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور کام میں ان سے مشورہ لیا کر پھر جب تو اس کام کا ارادہ کر چکا تو اللہ پر بھروسہ کر بے شک اللہ توکل کرنے والے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو تم پر کوئی غالب نہ ہو سکے گا اور اگر اس نے مدد چھوڑ دی تو پھر ایسا کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : آنریبل نور سحر بی بی، جی سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 4۔

جناب سپیکر: جی۔

* 4 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے زیر انتظام رورل ڈویلپمنٹ سیکشن کی گزشتہ تین سالوں کی سالانہ ذمہ داریاں و کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) مذکورہ سیکشن محکمہ بلدیات کے رورل ڈویلپمنٹ سے کس لحاظ سے مماثلت رکھتا ہے، دونوں کا فرق واضح کیا جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات، خیبر پختونخوا کا دیہی ترقیاتی سیکشن مندرجہ ذیل سیکٹرز اور پروگراموں کو منصوبہ بندی کے نقطہ نظر سے سرانجام دیتا ہے:

(a) مقامی ترقی۔

(b) مختلف الجہت ترقیات۔

(c) تحقیق و ترقی۔

(d) تعمیر خیبر پختونخوا پروگرام۔

(e) اسپیشل ترقیاتی اجتہادات، خیبر پختونخوا۔

(f) علاقائی ترقیاتی منصوبہ جات۔

(g) باچا خان غربت مکاؤ پروگرام۔

(h) اسپیشل ترقیاتی امداد برائے خیبر پختونخوا پولیس (Phase I & II)۔

دیہی ترقیاتی سیکشن کی ذمہ داریوں میں مذکورہ سیکٹرز اور پروگراموں کی سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کی تیاری، اس میں شامل مختلف ترقیاتی کاموں کی جانچ پڑتال، ترجیحات، انکی نوعیت اور مختلف زاویوں سے انکی تکنیکی جانچ پڑتال وغیرہ کے ساتھ ساتھ اسکو منظوری کیلئے پیش کرنے کا عمل بھی شامل

ہے۔یہ سیکشن مختلف صوبائی و علاقائی سیکٹرز میں منصوبوں کی ترجیحات کو عوام کی ضروریات اور دستیاب فنڈز کی موجودگی سے منطبق کرتا ہے اور انکی انجام دہی کیلئے طریقہ کار اور اصول وضع کرتا ہے۔اسی طرح ہر ترقیاتی کام کی انجام دہی اور اس کے بنیادی اصول جیسا کہ مختلف کاموں کے PC-1اورEstimateکی جانچ پڑتال،افادیت اور ان کی متعلقہ محکموں سے قریبی وابستگی اور طریقہ کار اس سیکشن کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

گزشتہ تین سالوں میں RD سیکشن نے سالانہ ترقیاتی منصوبوں،اے ڈی پیز کی تیاری کی ساتھ ساتھ ان میں موجودہ 8937سکیموں کے PC-1کی جانچ پڑتال کی اور سیکشن کی سطح پر 200سے زیادہ Pre-PDWP اجلاس منعقد کئے اور ان اجلاسوں کی بنیاد پر PDWPکیلئے ورکنگ پیپرز اور ان کے Minutesتیار کئے۔اس کے علاوہ ان تین سالوں میں چھ سے زیادہ Project Review(PRB) Boardکے اجلاس منعقد کرائے۔ترقیاتی سکیموں کی صحیح رفتار اور سمت پرکھنے کیلئے RDسیکشن کے تحت مختلف محکموں کے ساتھ سہ ماہی اجلاس منعقد کئے گئے جن میں ان سکیموں کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور ان جائزوں کو حکام بالا کی نظر میں لایا گیا۔

مزید برآں RD سیکشن کے تحت شروع میں ذکر کئے گئے سیکٹرز کی 8937سکیموں کیلئے 31637.56 ملین روپے کی رقوم مختص کی گئیں اور انکی ترسیل کو ممکن بنایا گیا۔

جہاں تک اس سیکشن کی سابقہ تین سالوں کی کارکردگی کا تعلق ہے،اس کا اندازہ اس سیکشن سے تعلق رکھنے والے سیکٹروں کے گزشتہ تین سالوں کے فنڈز اور منصوبوں کی تعداد سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ (تفصیل فراہم کی گئی)۔

صوبے کی مجموعی سماجی اور اقتصادی ترقی کیلئے منصوبہ بندی کرنا محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے فرائض منصبی میں شامل ہے،لہذا محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات صوبے کی سماجی اور اقتصادی ترقی کیلئے محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے ترقیاتی منصوبہ بندی کے فرائض انجام دیتا ہے جسمیں سب سے اہم ذمہ داری صوبے کی ترقیاتی پالیسی سازی ہے جس کے ذریعے علاقائی ترقیاتی تفرقات کو کم کیا جاتا ہے اور مختلف Sectoral policies programsاور خصوصی ترقیاتی پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ سالانہ ترقیاتی پروگرامز ADPاورPSDP کی سکیموں کی تیاری اور منظوری کے علاوہ سیکٹروائز فنڈز کی AllocationاورRe-appropriationوغیرہ محکمہ منصوبہ بندی کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔

بشمول دیہی ترقیاتی سیکشن محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات میں گیارہ سیکشنز ہیں جو کہ اوپر ذکر کئے گئے ہیں جو مختلف سیکٹرز اور پروگرامز کو سرانجام دیتے ہیں۔

جہاں تک محکمہ لوکل گورنمنٹ اور دیہی ترقیات اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات (P&D) کے دیہی ترقیاتی سیکشن (RD) کا تعلق ہے تو محکمہ لوکل گورنمنٹ صوبے کی مقامی سطح پر ترقیاتی سکیموں کی انجام دہی کا کام سرانجام دیتا ہے جبکہ دیہی ترقیاتی سیکشن (RD) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات (P&D) میں لوکل سطح پر محکمہ لوکل گورنمنٹ کیلئے پالیسی سازی اور رہبرانہ اکائی کے طور پر کام کرتا ہے۔ اسی طرح ہر محکمہ کیلئے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات (P&D) میں الگ الگ سیکشنز ہیں مثلاً تعلیم، زراعت، صحت وغیرہ کے سیکشنز۔

<u>Mr. Speaker:</u> Any supplementary?

<u>Ms. Noor Sahar</u>: No Sir, thank you.

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ Next، نور سحر بی بی، سوال نمبر؟

<u>Ms. Noor Sahar</u>: Question No. 5. Sir, satisfied.

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

* 5 _ <u>محترمہ نور سحر:</u> کیا وزیر منصوبہ بندی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بارانی پراجیکٹ کے ذریعے ٹیوب ویل اور دوسرے کام بغیر ٹینڈر کے کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(ا) مذکورہ ٹیوب ویل اور کئے گئے کاموں کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ کام کس محکمہ کی نگرانی میں کئے گئے ہیں؛

(2) آیا مذکورہ کاموں میں عوامی نمائندوں کی مشاورت لی گئی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

<u>جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}:</u> (الف) بارانی پراجیکٹ نے دسمبر 2008 سے کوئی کام نہیں کیا ہے، تاہم دسمبر 2008 میں پراجیکٹ نے ٹینڈر اور بغیر ٹینڈر کے کام کئے ہیں۔

(ب) (1) بارانی پراجیکٹ ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) اور انٹرنیشنل فنڈز برائے ایگریکلچر ڈیویلپمنٹ کے تعاون سے چلایا جاتا تھا کیونکہ مندرجہ بالا ڈونرز نے دسمبر 2008 سے پراجیکٹ کو فنڈ مہیا کرنا بند کیا، لہذا اس کے بعد پراجیکٹ نے کوئی ترقیاتی کام نہیں کیا اور پراجیکٹ کو ستمبر 2010 میں مکمل طور پر بند کیا گیا۔

پراجیکٹ کا طریقہ کار: پراجیکٹ ڈونر کے بتائے ہوئے طریقہ کار کے مطابق کام کرتا تھا جو تنظیم سازی کے طریقہ کار پر کام کرتا تھا۔ جس میں مختلف NGOs تنظیم سازی کا کام کرتی تھیں اور تنظیم کے ارکان کے باہمی مشورے سے قرارداد کے ذریعے سے اپنی ضروریات کی نشاندہی ترجیحی بنیادوں پر کرتے تھے۔ قرارداد کی روشنی میں سماجی اور تکنیکی جائزہ NGOs سٹاف، تکنیکی عملہ اور بڑی سکیموں میں کنسلٹنٹ سکیم کی نوعیت کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کر کے ترجیحی سکیم کا تعین کرتے تھے۔ چھوٹی سکیمیں تنظیموں اور بڑی سکیمیں PC-1 میں نشاندہی کردہ سرکاری اداروں کے ذریعے مکمل کی جاتی تھیں۔ (تفصیل فراہم کی گئی)۔

(2) کیونکہ یہ Demand Driven اور کمیونٹی 'بیسڈ' پراجیکٹ تھا اس لئے اس میں عوامی نمائندوں سے جہاں ضرورت ہوتی تھی، مشاورت کی جاتی تھی۔

Mr. Speaker: Any supplementry?

اور Satisfied تو آپ پہلے کہہ چکی ہیں، اچھا ہے تھوڑا سا میں نے پڑھا تھا تو اچھی انفارمیشن ہیں، ہاؤس کیلئے آپ اچھا Contribution کر رہی ہیں۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمان تنولی صاحب! کوئی خامی نظر آئی ہے آپ کو شاید؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جی ہاں، قانونی۔ جناب عالی، ایک تو یہ ضمنی جو سوال ہے، وہ یہ ہے کہ پولیس کے پاس کافی فنڈز ہیں اور جو کرایے پر بلڈنگز لی ہوئی ہیں، اس کے بقایاجات کیوں ہیں؟

جناب سپیکر: تھوڑا سا صبر کریں، وہ آرہا ہے ابھی۔ دا کوم یو دے ؟ 28 تہ دے لاڑو کنہ۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: یہ پانچ نمبر ہے۔

جناب سپیکر: پانچ والا تو گزر چکا ہے، وہ تو پراجیکٹ سے ہے، بارانی پراجیکٹس سے ہے۔ نور سحر بی بی، Next۔

Ms. Noor Sahar: Thank you, Mr Speaker. Question No. 28.

جناب سپیکر: جی۔

* 28 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع پشاور کے مختلف علاقوں میں پولیس سٹیشن کرایے کی بلڈنگز میں قائم ہیں اور مالکان کو کئی کئی ماہ سے کرایہ بھی نہیں دیا جارہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع پشاور میں کرایہ کی بلڈنگز میں قائم پولیس سٹیشن کی تعداد اور طے شدہ معاہدات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ضلع پشاور کے مختلف علاقوں میں پولیس سٹیشن و چوکیات کرایے کی بلڈنگز میں قائم ہیں اور کئی کئی ماہ سے کرایہ اس لئے نہیں دیا گیا ہے کہ فنڈ ختم ہے اور فنڈ کیلئے بحوالہ چھٹی نمبر 5779/PO مورخہ 04-04-2012 کے ذریعے CPO کو ڈیمانڈ کی گئی ہے۔ فنڈ ملنے پر بقایاجات کی ادائیگی کی جائیگی۔

(ب) ضلع پشاور میں چار عدد تھانہ جات اور آٹھ عدد چوکیات کرایے کی بلڈنگز میں قائم ہیں۔ (طے شدہ معاہدات کی کاپیاں فراہم کی گئیں)۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: سر، اس میں صرف میں اتنا پوچھنا چاہتی ہوں کہ گورنمنٹ سے ایشورنس لینا چاہتی ہوں کہ جو مالکان رہتے ہیں جن کو ابھی تک کرایہ نہیں ملا، کیا ان کو دینے کی یہ یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ جو لوگ رہ گئے ہیں، ان کو کب تک یہ پیسے مل جائینگے؟

جناب سپیکر: یہ کرایے کی بلڈنگز جو ہیں؟

محترمہ نور سحر: جی جی۔

جناب سپیکر: جی تنولی صاحب! اب اس میں آپ بول سکتے ہیں۔ پولیس کا کیا ہے، کرایہ رہتا ہے ادھر بھی؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی: میرے دو پوائنٹس ہیں جی، پہلا پوائنٹ یہ ہے کہ پولیس کے پاس کافی پیسہ ہوتا ہے، بجٹ ہے اس کا، یہ اسمبلی گرانٹ کرتی ہے اور یہ جو پرائیویٹ لوگ ہیں، جن کی بلڈنگز کرایے پر لی ہوئی ہیں، ان کے پیسے کیوں بقایا ہیں؟ ایک بات یہ ہے، منسٹر صاحب وضاحت کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو ایگریمنٹ لگا ہوا ہے، اگر آپ پڑھیں تو مالکان کی طرف سے لکھ کر لیا ہوا ہے کہ میں ایسے لونگا، ایسے لونگا، یہ ایگریمنٹ کی تعریف میں نہیں آتا، تو یہ بھی ایک Defective agreement ہے، اس کی بھی وضاحت کریں؟

جناب سپیکر: یہ زیادہ فنڈ کی بات آپ کو کس نے کہی ہے، یہ پولیس کے پاس بہت زیادہ فنڈ کی بات کس نے کہی ہے؟ ہاں جی۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: خود آپ دیکھیں نا۔۔۔

جناب سپیکر: میں دو چار چوکیوں کیلئے تین سال سے رو رہا ہوں، نہیں بن رہیں، تو کہاں ہے، فنڈ کہاں ہے جو آپ بتا رہے ہیں؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی: ذرا بجٹ کو آپ دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: اگر آپ کو یاد نہیں ہے تو بجٹ کو دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ پولیس کیلئے ایسی مراعات، اتنی چیزیں بڑھا دی ہیں کہ وہ ان پر جاتا ہے۔ ویسے آنریبل لاء منسٹر صاحب، زیادہ اچھا کون؟ یا بشیر بلور صاحب، ٹریژری بنچز سے کوئی بات کرے جی۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): مہربانی جی، شکریہ۔ میں محترمہ نور سحر بی بی کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ جتنے بھی بقایاجات ہیں، جلد Payment ہو جائیگی اور پہلے بھی Payments Regularly ہوتی رہی ہیں، تھوڑا بہت گورنمنٹ کا جو ہوتا ہے، فنڈز میں کبھی کبھی کمی کی وجہ سے تھوڑا لیٹ ہو جاتا ہے لیکن She should rest assure کہ سب کو ملے گا۔ باقی یہ ہے کہ جیسا آپ نے فرمایا کہ ابھی چونکہ یہ لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن، Insurgency ایک دم ایسی آگئی کہ نئی چوکیاں نئے پولیس سٹیشن Immediately کھولنا پڑے۔ اس کی وجہ سے Rented buildings hire کی گئیں اور اس کا اپنا جو ایک Cell ہے ڈیویلپمنٹ کا، وہ بنایا جا رہا ہے مختلف شہروں میں، صوبے میں ہر جگہ پر پولیس سٹیشنز بنا رہے ہیں لیکن وہ By Stages آ رہے ہیں، ان شاءاللہ وہ جب بن جائیں گے تو پھر ضرورت نہیں پڑیگی، یہی ہے اور ایگریمنٹس جو ہیں، پولیس پھر ایسا ایگریمنٹ کرتی ہے، تنولی صاحب! اللہ بچائے ان سے۔۔۔۔۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: تنولی صاحب! جو خیراتیں تھیں، وہ بھول جائیں۔ ابھی بس جو چادر ہے اس کے برابر پاؤں پھیلائیں گے اور زندگی گزاریں گے، جو اور کہیں سے ہم پر آ رہے تھے، وہ بس بھول جائیں، وہ چیزیں۔ نور سحر بی بی، 'نیکسٹ' کوسچن، سوال نمبر؟

Ms. Noor Sahar: Twenty nine.

جناب سپیکر: جی۔

* 29 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے زیر سایہ پراسیکیوشن برانچ موجود ہے جو کہ سرکار کے خلاف اور سرکار کی طرف سے دائر کئے گئے کیسز کی پیروی کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ سال کے دوران فیصلہ شدہ کیسوں کی تعداد کی تفصیل Month wise اور ضلع وائز فراہم کی جائے؛

(ii) سول اور کریمینل جیتے اور ہارے ہوئے کیسوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں، سول مقدمات کی پیروی لاء ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے اور فوجداری مقدمات کی پیروی پراسیکیوشن جو کہ محکمہ داخلہ کا ذیلی ادارہ ہے، کی ذمہ داری ہے۔

(ب) کیسوں کی تعداد بمعہ تفصیل Month Wise اور ضلع وائز فراہم کی گئی۔

(ii) محکمہ پراسیکیوشن صرف کریمنل کیسز کی پیروی کرتا ہے، جس کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی اور سول کیسز کی پیروی لاء ڈیپارٹمنٹ کے اختیار میں آتی ہے Month Wise اور ضلع وائز فیصلہ شدہ کیسوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، سپلیمنٹری؟

<u>محترمہ نور سحر</u>: نہیں سر، Satisfied ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: جناب والا!

<u>جناب سپیکر</u>: جی ملک صاحب۔۔۔۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: یو منٹ را کړئ جی، یو منٹ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی، ملک قاسم خان۔ ښه جی، ښه جی، بالکل جی۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: سر جی، یہاں یہ بتاتے ہیں کہ ضلع وائز فہرست ہمراہ لف ہے مگر یہاں تو کوئی فہرست نہیں ہے اور ساتھ ساتھ میری ریکویسٹ ہے جناب ان چار۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: مائیک کے قریب ذرا بات کریں تو۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: سر ریکویسٹ یہ ہے کہ یہاں بتایا جاتا ہے کہ فہرست ضلع وائز ہمراہ لف ہے مگر یہاں تو کوئی فہرست نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ریکویسٹ کرتا ہوں جناب منسٹر صاحب سے کہ انہوں نے کوہاٹ میں یہاں پشاور سے تقریباً 34 بندے خالی جگہوں پر ٹرانسفر کئے ہیں، کیا وجہ ہے، کوہاٹ ڈویژن میں لوگ نہیں تھے؟

جناب سپیکر: اچھی بات ہے۔ جی نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، اس سوال کے دوسرے ورق پر اگر آپ دیکھ لیں، لکی مروت نیچے لکھا ہوا ہے جی، اسی کے حوالے سے میرا کوئسچن یہ ہے جی کہ اس میں دو سکیمیں بتائی گئی ہیں، ٹیوب ویل، ڈگ ویل بیسز ڈی ڈبلیو ایس ایس Ongoing عبدالخیل لارج اور دوسرا ٹیوب ویل لارج بیسز کجوڑی، یہ دونون ٹیوب ویلز Ongoing show کئے گئے ہیں ان کو Complete کیوں نہیں کرایا جاتا اس کی کیا وجوہات ہیں جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: یہ سوال کیا ہے اور آپ کیا پوچھ رہے ہیں؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں جی سوال لاتا ہوں پھر اس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا دیکھ لیجئے، آپ بیٹھ جائیں، آرام سے خیر ہے پڑھ لیں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: یہ پانچویں سوال میں انہوں نے پوچھا جی۔

جناب سپیکر: وہ تو کب کا گزر چکا ہے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: گزر چکا ہے، I withdraw my question۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان خٹک صاحب۔ جواب دے کوئی، ویسے ہے شاید، تفصیل ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ تفصیلات تو مکمل اردو، انگریزی سب میں دی ہوئی ہیں اور باقی یہ تو پراسیکیوشن کے حوالے سے سوال ہے، انہوں نے پولیس کے حوالے سے کیا ہے تو میرا خیال ہے
That is irrelevant, Thank you, ji.

جناب سپیکر: وہ علیحدہ فیلڈ ہے اور ملک صاحب! یہ پراسیکیوشن کا ہے، یہ پولیس کا ایک ذیلی ادارہ ہے، نہ کہ بھرتی کا، جب نمبر آئیگا تو پھر وہ بھی ان شاء اللہ جواب ان سے مانگیں گے۔ نور سحر صاحبہ، Again نور سحر صاحبہ، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 30۔

جناب سپیکر: جی۔

* 30 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) محکمہ پولیس، ایف آر پی میں بھرتیاں ہوئی ہیں;
(ب)اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2011 سے تاحال بھرتی شدہ افراد کی تعداد اور خالی آسامیوں کی تعداد ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان(وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ ایف آر پی میں بھرتیاں ہوئی ہیں۔
(ب) سال 2011 سے تاحال بھرتی شدہ افراد کی تعداد ضلع وائز(فراہم کی گئی)۔ جتنے افراد بھرتی ہوئے ہیں،وہ آسامیاں خالی تھیں،ابھی موجودہ وقت میں کوئی آسامی خالی نہیں ہے۔

Mr.Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: لیس سر۔ سر،اس میں میرا اسپلیمنٹری یہ ہے کہ جوانہوں نے بھرتی کی ہے تواس کاطریقہ کار کیا تھااور کوئی کمیٹی بھی تشکیل دی تھی کہ نہیں؟اور دوسرا کوئسچن میرا یہ ہے کہ انہوں نے چترال سے بہت کم لوگوں کو بھرتی کیاہے،اس کی وجہ سے جو ہمارے چترالی بھائی ہیں،تو سارے آرمی میں بھرتی ہوگئے،افغان آرمی میں بھرتی ہوگئے تو یہ بڑی زیادتی ہے کہ ان کو بھی،مطلب ہے Equal share ملنا چاہیئے تھا۔

جناب سپیکر: جی۔ ملک قاسم خانه! اوس بهرتی غواړې که نه؟

ملک قاسم خان خٹک: سر جی دا ایف آر پی پولیس چې دے ، دا تقریباً په ډسټرکټ وائز باندې اوس د دوئ فیصله ده خو زه جی دا ریکویسټ کوم چې مونږ ته دا پته لګیدلې ده بلکه زه Sure یم چې 34 کسان د پیښور نه هلته په کوهاټ کښې نمبرې ورکړې آیا د کوهاټ ډویژن خپل خلق نه وو؟او بل آیا د بیا د پاره، د مستقبل د پاره دوئ دا اراده لری چې په ډسټرکټ وائز به دا ټولې بهرتئ کیږی، نه دا چې دلته پشاور کښې Centralize کړی؟ شکریه۔

جناب سپیکر: لاء منسټر صاحب، دا یواځې په پیښور کښې ولې کوئ؟ ملک صاحب خفه دے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: داسې ده جی، دا ایف آر پی چې کوم دے، دا خو Reserved police دے او د دې هیډ کوارټر په پشاور کښې دے او د دې

بهرتی داوس نه نه، د همیشه نه هم په پیښور کښې کیږی او چونکه دا خو پولیس دے، دیوې صوبې پولیس دے، دلته چې واخستے شی نو هغه کوهاټ ته هم لیږی، مردان ته هم لیږی، هزارې ته لیږی، داسې چې کله هزاره کښې کرائسز وو، د پیښور پولیس د دې ځائے نه هلته کښې Deploy شوے وو نودا خو څه داسې Illegal-----

جناب سپیکر: په دیکښې بهرتی د ټولې صوبې نه کیږی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: د ټولې صوبې نه په یو ځائے دلته بهرتی کیږی، د هیډ کوارټر لیول باندی کیږی او باقاعده د دې چې چا پکښې حصه اخستې وی یا کومو ممبرانو دا پراسیس کتلے وی نو هغه منډه هم پکښې وی او بیا Hight وغیره، عمر، دا هر څه بنه-----

جناب سپیکر: څه ضلع وائز کوټې نه دی مقرر؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نه جی، په ایف آر پی کښې نه وی جی، ضلع وائز داسې څه دغه پکښې نه وی۔

جناب سپیکر: ستاسو جواب ملاؤ شو ملک قاسم خان؟

ملک قاسم خان خټک: منسټر صاحب چې دا کوم جواب ورکړو، زه Categorically داسمبلئی په فلور دا وایم چې دا بالکل غلط دے۔ آئی جی پی صاحب باقاعده ضلع وائز اوس د بهرتئ آرډر کړے دے او مخکښې دا پولیس چې دے دا ډسټرکټ وائز وی او دا د پولیس کمیټئ، داخله کمیټئ چیئرمین دے، ریجنل وائز بهرتئ به کیږی، د صوبې په لیول باندې قطعاً بهرتی نشته او جی په دیکښې دومره، داد کمیټئ ته ریفر شی، زه ریکویسټ کوم منسټر صاحب ته چې په دیکښې دومره کرپشن شوے دے، اوس Recently چې ایډورټائزمنټ نه دے شوے، په 2 لاکھ 80 هزار باندې یو یو سړے بهرتی شوے دے، دا زه د اسمبلئ په فلور باندې وایم، زه به اوس داسې رااوغواړم سپیکر صاحب، دوئ ته به ئے پیش کړم۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: په دغه کښې دومره لوئے الزام ولګیدو جی نوزه خو پخپله دا غواړم چې دا د کمیټئ ته لاړ شی او دوئ د پخپله Prove کړی چې یره دا۔۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourble Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

لیکن دو تین دن میں اس کا چیئرمین صاحب، زیادہ نہیں، لمبا کھاتہ نہ کریں۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر جی؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر کے بارے میں تو اختلاف ہے ایک جگہ 12 لکھا ہوا ہے اور ایک جگہ 74 لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: بس 74 آپ پڑھیں جی۔

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 74۔

جناب سپیکر: جی۔

* 74 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ کے مختلف تھانوں کی حدود میں چوری کے واقعات ہوتے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض چوروں کو گرفتار کیا گیا ہے اور بعض چور گرفتار نہیں ہو سکے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) تھانہ شنکیاری، بفہ اور تھانہ خاکی میں پچھلے تین سالوں میں چوری کے کتنے واقعات ہوئے ہیں;

(ii) مذکورہ تھانوں کے کتنے چور گرفتار اور کتنے گرفتار نہیں ہو سکے، تفصیل جدول کے ذریعے فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست ہے کہ بعض مقدمات میں چور گرفتار ہوئے ہیں اور بعض مقدمات میں ملزمان کی گرفتاری نہیں ہو سکی۔

(ج) (i) پچھلے تین سالوں میں تھانہ شنکیاری میں کل 42 مقدمات، بفہ میں 24 مقدمات اور تھانہ خاکی میں 22 مقدمات درج (رجسٹرڈ) ہوئے۔

(ii) پچھلے تین سالوں میں چوروں کی گرفتاری اور عدم گرفتاری کی تھانہ وائز تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تھانہ	مقدمات چوری رجسٹرڈ	ملزمان چارج	ملزمان گرفتار	فیصدی	عدم گرفتار
2008	شنکیاری	16	43	31	72%	12
2009	شنکیاری	17	40	39	98%	1
2010	شنکیاری	9	11	10	91%	1
2008	بفہ	6	14	14	100%	
2009	بفہ	7	15	13	87%	2
2010	بفہ	11	23	20	87%	5
2008	خاکی	1	1		0%	1
2009	خاکی	10	46	39	85%	7
2010	خاکی	11	32	27	84%	5

جناب سپیکر: سپلیمنټری سوال پکښې شته دے جی؟

مفتی کفایت اللہ: او جی، ما دوئ نه پښتنه کړې وه ډیر ادب سره چې د درې تهانو ما ته د غلا مقدمات اوښایا، هغې کښې هغوی څه ریکوری کړې ده؟ نو دوئ چې کوم جواب راکړے دے، هغې کښې تهانه شنکیاری چې کومه ده، د هغې فنکشن کمزورے دے او تهانه بفه او تهانه خاکی، هغه ما شاء الله ټهیک دی، زیات تر تهانه بفه، نو زه محترم وزیر صاحب نه پښتنه کوم چې داسې چې کوم ایس ایچ او راشی او هغه ښه کارکردګی وکړی نو د هغه انعام څه دے او چې کوم سړے سستی کوی په دې معاملاتو کښې، نو هغه له سزا څه ده؟

جناب سپیکر: جی۔آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، دا خو هسې سوال، چونکه جی د دې خو جواب ورکول گرانه شوه خو بهرحال داسې ده چې کارکردگۍ نه زما خیال دے دوئ مطمئن ښکاری۔

جناب سپیکر: پکار دی دا ایوب خان د دوئ جواب ورکړی، ایوب خان اشاړی صاحب بیا ورکړی۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: نو زه به دا وایم چې مفتی صاحب Satisfied دے جواب نه انشاء الله، باقی پولیس والا ښه او بد پولیس خو په دیکښې فرق کول لږ گران دی۔

جناب سپیکر: دا ښه او بد ئے تاسو ته ټول ښه معلوم دی۔ جی مفتی صاحب، پکښې نور څه وایئ تاسو؟Again، مفتی کفایت الله صاحب۔ دا تاسو ښه یئ، یو دوه آنریبل ممبرز دی چې دغه مو گرم کړے دے، دا محفل تاسو، خدائے د خوشحاله لری۔

مفتی کفایت اللہ: دا دے جی 75۔

جناب سپیکر: جی۔

* 75 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شورش زدہ علاقوں میں جن پولیس ملازمین نے نوکری چھوڑی، انہیں خیر سگالی کے جذبے کے تحت دوبارہ بحال کیا گیا تھا، مذکورہ ملازمین میں سے بعض کو بحال نہیں کیا گیا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) جن ملازمین کو ابھی تک بحال نہیں کیا گیا، ان کی عدم بحالی کی وجہ کیا ہے؛

(ii) مذکورہ ملازمین کے نام، سکونت کا ضلع اور پولیس میں عہدہ پر مشتمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) جن ملازمین کو ابھی تک بحال نہیں کیا گیا تو ان کی عدم بحالی کی وجہ دہشت گردوں سے روابط، غیر حاضری، ملک سے باہر جانا، بزدلی کا مظاہرہ کرنا، ٹریننگ سنٹر سے بھگوڑا ہونا جبکہ بعض ملازمین نے بحالی کیلئے کوئی اپیل دائر ہی نہیں کی ہے۔

(ii) وہ ملازمین جو بحال نہیں ہوئے ہیں، ان کے نام، ضلع اور عہدہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال شته؟

مفتی کفایت اللہ: او جی۔ دیکښې سپلیمنټری دا دے چې ما دوئ نه پښتنه کړې وه چې د دهشت گردئ په وجه چې کوم کسان په دې معامله کښې تاسو بحال کړی دی نو ما ته د هغې وجوهات اوښایا نو دوئ په وجوهاتو کښې د بخل اظهار کړے دے یو څو جملې ئے لیکلی دی او لاندې ایضاً ایضاً، حالانکه د هر یو سړی حالات مختلف وی۔ نو چې کوم کسان غیر حاضر وو د هغوی سزا هم مختلف ده، کوم کسان بهر ملک ته تلی وو د هغوی سزا بل شان ده او اطلاع ئے نه وه کړې او کومو کسانو چهټی اخستې وه، هغوی بالکل بل شان دی او کوم کسان موقع باندې چې د هغوی دهشت گردو سره رابطې وې نو هغوی بالکل جدا سزا ده او په موقع باندې وو او تهاڼې ورته خالی کړې نو د هغوی جی بالکل جدا غوندې سزاده، نو زما دا خیال دے چې دې ته جدا جدا تفصیلونه ئے راکړی وے که محترم وزیر صاحب یو دا مهربانی وکړی دا کمیټی ته ریفر کړی نو هلته به لږ تفصیلات معلوم شی۔

جناب سپیکر: جی۔ آنریبل لاء منسٹر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نو داسې ده جی چې دا خو ډسپلن فورس پولیس، دیکښې خو دا چې څومره کوم چارجز باندې کسان Dismiss شوی دی، گوره یا خو د دوئ دهشت گردو سره رابطې وې یا غیر حاضر وو، غیر حاضری هم په پولیس کښې چې کوم دے، سروسTerminate کیږی۔ بنه څه د ملک نه بهر تلی دی، چا د بې غیرتوب مظاهره کړې ده، څوک د ټریننګ سنټرنه بهگوړا شوی دی۔ دا ټول داسې قسم چارجز دی چې هغې باندې Maximum penalty د سروس رولز لاندې چې کوم د پولیس خپل دغه دے نو اوس ما ته به پرې څه اعتراض نه وی خو دا به یو ډیر لوئے Exercise وی او دا خلق، د دوئ د بحالئ دوباره چانس نشته ځکه چې مونږ په ډسپلن فورس کښې دا خلق مونږه په څه طریقې سره سیاسی دغه باندې راولو نو بس هغه ټول فورس به ځان له تباه کول وی، دغه لحاظ سره به زه

دا خواست کوم چې دا د دوئ نه Press کوی او د داسې قسم خلقو ملګرتیا چې ونشی نو ښه به وی۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: زه ډیر احترام لرم جی ارشد عبد الله صاحب د پاره، زما خو خیال دا دے چې دا زمونږ په تاریخ کښې یو داسې انوکها غوندې واقعه راغلې وه نو هر یو سړے پریشان وو ذهنی طور باندې Disturb وو چې چا څنګه مقابله کړې ده او چا څنګه نه ده کړې، دې خلقو باندې یوغټ افت راغلے وو نو زمونږه خیال دا دے چې هغه خلق چې کوم کام چور دی، په موقع باندې تښتی او خپله ډیوټی نشی کولې، هغوی د مخې ته شی۔ د دې معنیٰ دا نه چې مونږ پولیس والا راکاږو، داسې خلق هم شته چې هغوی بهادری کړې ده او مونږه دې فلور باندې د هغوی صفت هم کړے دے۔ یو اجتماعی یو قومی مصیبت راغلے وو، د دې نه باوجود محترم ارشد عبد الله صاحب چې مناسب نه ګڼی نو زه به Press کوم نه۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Again Mufti Kifayatullah, Question number?

مفتی کفایت اللہ: 76۔

جناب سپیکر: جی۔

* 76 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیرداخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبے میں غیرملکیوں کااندراج کیاجاتاہے;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ غیرملکیوں کی اکثریت قانون کااحترام کرتی ہے جبکہ بعض افراد غیر قانونی سرگرمیوں میں بھی ملوث ہیں;

(ج) اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) غیرقانونی سرگرمیوں میں ملوث غیرملکی افراد کی تفصیل کیاہے، نیزحکومت نے ان کے خلاف کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان(وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(i) غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے پر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل غیر ملکیوں کے خلاف 14 Foreign Act کے تحت کارروائی عمل میں لانے کے بعد عدالت سے سزایاب ہوکر اپنے آبائی ممالک کو واپس بھیج دیئے گئے ہیں:

نام ممالک	افغانستان	نائجیریا	امریکہ	یوکے	گھانہ	ساؤتھ افریقہ	بنگلہ دیش	زمبیا	نیپال
سال2010	2979	18	01	-	01	01	01	01	02
سال2011	338	01	-	01	-	-	-	-	-

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: نه جی، زه دې جواب باندې هغوی له داد ورکوم، زمونږ د صوبې په وقار کښې دې جواب سره ډیر اضافه شوې ده. ما دا پښتنه کړې ده چې غیر قانونی سرګرمو کښې ملوث چې کوم غیر ملکیان دی، تاسو څه کړی دی؟ نو هغوی باندې دوئ مقدمات هم جوړ کړی دی او بیا د قانون مطابق ئے واپس کړی هم دی، نو زه Appreciate کوم.

جناب سپیکر: شکریہ جی، تھینک یو۔ جی آنریبل حبیب الرحمان تنولی صاحب۔

الحاج حبیب الرحمن تنولی: جناب، منسٹر صاحب سے میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہ بیرونی ممالک کے غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث لوگوں کی تعداد دیکھیں تو 3317 لوگ افغانی ہیں۔ تو پوچھنا میں یہ چاہتا ہوں، کیا کوئی پلان ہے کہ ہمارے معاشرے سے یہ لوگ واپس جائیں اور کم از کم یہ ساڑھے تین ہزار لوگ سال میں غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث نہ پائے جائیں؟

جناب سپیکر: جی۔ جواب تو منسٹر صاحب دیں گے لیکن آج بھی آپ پشاور میں نکلیں تو آپ دس ہزار سے زیادہ پکڑ لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ایسا ہے جی کہ اس میں تو زیادہ تر جتنی ہماری افغان برادری ہے، ادھر اس صوبے میں، اس ملک میں اور میجارٹی کے پاس پی آر کارڈز ہوتے ہیں، Permanent residence card جو ایشو کرتی ہے ہماری فیڈرل گورنمنٹ، اور اس کے ساتھ UNHCR کے ادارے منسلک ہوتے ہیں تو باقی وہ لوگ جن کے پاس پی آر کارڈ نہیں ہوتا، وہ لوگ یہاں سے چلے جاتے ہیں، پھر دوبارہ واپس آتے ہیں یا ان کے پاس کوئی Identity نہیں ہوتی، یہاں پر آجاتے ہیں تو یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جن کو اگر پکڑا جاتا ہے تو باقاعدہ Foreign Act کے تحت ان پہ چالان کیا جاتا ہے، انہیں Deport کیا جاتا ہے۔ یہی طریقہ ہے اور ہمارے پاس Porous border ہے اور اس چیز کو روکنا Almost

impossible ہے، نہ ہی وہاں سے لوگوں کو یہاں پہ آنے میں اور نہ یہاں سے لوگ کو وہاں پہ جانے میں، تو یہ مشکلات ہیں۔

جناب سپیکر: خالی جن کی Clear identification نہیں ہوتی، ان کو پکڑا جاتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: بالکل جی، بالکل۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب، Again، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: جی سوال نمبر 77۔

جناب سپیکر: جی۔

* 77 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بٹگرام میں ایک سب جیل موجود ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 2005 کے زلزلے میں مذکورہ جیل کو شدید نقصان پہنچا تھا جس کی وجہ سے وہ ناقابل استعمال ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع بٹگرام کے قیدی اور حوالاتی سب جیل بٹگرام کے خراب ہونے کی وجہ سے مانسہرہ اور داسو کوہستان میں رکھے جاتے ہیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ سب جیل کی بحالی اور مرمت کیوں نہیں کی گئی، اس کی بحالی اور مرمت پر اخراجات کا تخمینہ کتنا ہے;

(ii) حکومت مذکورہ جیل کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) ضلع بٹگرام سے تعلق رکھنے والے قیدیوں اور حوالاتیوں کو مانسہرہ جیل میں رکھا جاتا ہے۔

(د) (i) فنڈز کی عدم دستیابی اور جیل مذکورہ کچھ عرصہ تک پاک آرمی کے زیر استعمال رہنے کی وجہ سے مرمت اور بحالی کا کام نہ ہو سکا۔ مذکورہ جیل پر مرمت کے اخراجات کا تخمینہ 11.487 ملین ہے۔

(ii) مذکورہ جیل میں جزوی مرمت ہو چکی ہے جبکہ مکمل بحالی کیلئے آئندہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2011-12 میں سکیم "مرمت و بحالی سب جیل بٹگرام" کے عنوان سے شامل کرنے کیلئے تجویز دی گئی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: ہاں جی۔ اس میں دو سپلیمنٹری ہیں جی۔ یہ جزو (ii) کے جواب میں کہتے ہیں کہ مذکورہ جیل میں جزوی مرمت ہو چکی ہے جبکہ مکمل بحالی کیلئے آئندہ سال ترقیاتی پروگرام 12-2011 میں سکیم "مرمت اور بحالی سب جیل بٹگرام" کے عنوان سے شامل کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ ہمارا یہ جواب کتنا بوسیدہ ہے؟ میں دوبارہ پڑھتا ہوں جی، مذکورہ جیل میں جزوی مرمت ہو چکی ہے جبکہ مکمل بحالی کیلئے آئندہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 12-2011، جو کہ گزر گیا ہے جی، اس کے بارے میں کہہ رہے ہیں، میں مرمت اور بحالی سب جیل بٹگرام کے عنوان سے شامل کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح یہ سوال تو بہت پرانا ہے، اپنی اہمیت ختم کر دیتا ہے۔ میں نے اس کا ذکر کیا ہے جی اور وہاں پر واٹر سپلائی کا انتظام نہیں ہے جی، تو لوگ واٹر سپلائی کیلئے بہت پریشان تھے تو میں نے ان سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: واٹر سپلائی، پانی کا؟

مفتی کفایت اللہ: ہاں جی، پانی کا انتظام نہیں ہے اور یہ جو جرم ہے نا جی، جرم اور انسانی معاشرہ ساتھ ساتھ رہتا ہے، یہ تو کل وقتی کام، جزوقتی تو ہے نہیں، اگر محترم وزیر صاحب ۔۔۔۔۔

جناب انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی یو منٹ، ودریږه جی، اول هغه پاشیدو جی۔ انور خان۔ ته بیا ترند صاحب۔ تاسو انور خان صاحب، آنریبل انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! دیر اپر کښې یو وړوکے غونډې جیل دے چې هغه د کرایه په بلډنګ کښې دے او هغه بلډنګ هم داسې دے چې نن سبا حالات خراب دی، زمونږ ډسټرکټ جیل له زمکه اخستې شوې ده او زما په دیکښې ضمنی کوئسچن دا دے چې آیا په دغه دیر اپر کښې چې زړه ضلع ده، زمکه شته دے جی نو په هغه جیل باندې د کار شروع کیدو د حکومت څه زر اراده شته که نشته دے جی؟ د کرایه په بلډنګ کښې وړوکے جیل دے، زمونږ عام جیلیان چې کوم دی، هغوی تیمرګرې ته راوړی۔

جناب سپیکر: تاج محمد خان ترند صاحب، جی۔

جناب تاج محمد خان ترند: شکریه، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یو معلومات مې د هاؤس په دغه کښې راوستل۔ دا مفتی صاحب چې کوم کوئسچن کړے دے جی، دا واقعی د زلزلې نه وروستو د بټګرام قیدیانو ته ډیر زیات تکلیف وو جی، دا به په مانسهره جیل کښې ساتلی شول خو ما دلته کښې یو کال اټنشن پیش کړے وو جی نو په هغې باندې زمونږ لا ء منسټر صاحب مونږ ته دا ایشورنس راکړو چې دا به ډیر زر بټګرام ته شفټ کړو جی۔ نو زه د لا ء منسټر صاحب جی، ستاسو او د حکومت ډیر زیات مشکوریم جی چې د هغه کال اټنشن لاندې په یو ورځ ایکشن وشو او په Next dayهغه قیدیان بټګرام ته شفټ شو۔ نو دغه یو خبره مې پیش کوله۔

جناب سپیکر: شکریه۔ دغه شان چې لږ ښه خبره وی نو هغه هم لږ وایئ چې Appreciate کیږی جی۔ جی آنریبل لا ء منسټر صاحب، مفتی صاحب وائی تګی دی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نه یو خو دا جواب زما خیال دے ډیر مخکښې به راغلے وو، دا لیټ شوے دے، بهرحال داسې ده چې اوس خو هغه بټګرام والا جیل هم اوس څنګه دوئ او فرمائیل چې هغه هم فنکشنل شو او مفتی صاحب چې کومه وعده کړې وه، ان شاءالله هغه به پوره کوؤ جی۔ زه به آئی جی جیلخانه جات ته انسټرکشنز ورکوم چې مفتی صاحب کومه وعده کړې ده قیدیانو سره، هغه ورله زر تر زره په دې Current financial year کښې پوره کړئ۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: انور خان به بل سوال راوړی ځکه چې دا په فریش کوئسچن، دا انوردا چې کوم دے کنه جی، دوئ به فریش کوئسچن راوړی نو بیا به Properجواب راشی ځکه چې ما سره خو د دې کوئسچن هیڅ څه تعلق نشته او نوے کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: د دیر متعلق څه معلومات نشته؟

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، یو منت جی، زه ستا سو شکریه ادا کوم جی۔ یو خو د ارشد عبد اللّٰه شکریه ادا کوم چې دوئ زما هغه Promise own کړو او بل زه هغه قیدیانو ته زیرے هم ورکوم چې د هغوی انتظام ان شاء اللّٰه وشو۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ جی مفتی، هغه بل سوال ستا سو نمبر څه دے جی؟

مفتی کفایت اللہ: جی 78۔

جناب سپیکر: جی۔

* 78 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت محکمہ داخلہ کو فنڈ مہیا کرتی ہے جس سے پولیس کیلئے اسلحہ و کارتوس خریدے جاتے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ پولیس، خیبر پختونخوا کیلئے اسلحہ و کارتوس کی خریداری کیلئے کن کن ذرائع سے اور کتنا فنڈ موصول ہوا ہے، نیز کل کتنا اسلحہ کارتوس خریدا گیا، اس کا طریقہ کار کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ اسلحہ و کارتوس کن کن کمپنیوں سے خریدا گیا ہے، ان کے نام اور تقابلی جائزہ، مکمل تفصیل فراہم کی جائے;

(iii) اسلحہ و کارتوس کی خریداری کو باقاعدگی سے محفوظ بنانے کیلئے کیا احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ پولیس، خیبر پختونخوا کیلئے اسلحہ و کارتوس کی خریداری کے ذرائع فنڈز اور اسلحہ و کارتوس کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 08-2007

1۔ نائن ایم ایم پستول تعداد: 1322 مالیت: 58.998 ملین

مذکورہ بالا اسلحہ کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا:

(i) میسرز بام ایسوسی ایٹس لاہور۔

(ii) میسرز مجید اینڈ سنز پشاور۔

(iii) میسرز ظفر اظفر اینڈ کو لاہور۔

(iv) میسرز شاہد ٹریڈرز پشاور۔

(v) میسرز ہیپی ٹریڈرز کوئٹہ۔

مذکورہ اسلحہ کے ٹیسٹ ٹرائل کمیٹی کے ممبران کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں:

(i) گل افضل آفریدی، ایس پی، سی آئی ڈی۔

(ii) عبدالمجید آفریدی، ڈی ایس پی، اے ٹی ایس سکول، نوشہرہ۔

(iii) شاہ نواز خان، سب انسپکٹر، اے ٹی ایس سکول، نوشہرہ۔

مذکورہ بالا اسلحہ کی خریداری کیلئے سپلائی آرڈر مندرجہ ذیل فرموں کو دیا گیا:

(i) میسرز شاہد ٹریڈرز پشاور تعداد 1000 عدد۔

(ii) میسرز ہیپی ٹریڈرز کوئٹہ تعداد 322 عدد۔

(iii) میسرز نورینکو چائنا نارتھ انڈسٹری کارپوریشن، بیجنگ، چائنا۔

مذکورہ اسلحہ اور کارتوس کی خریداری کیلئے انٹر ڈیپارٹمنٹل پرچیز کمیٹی کے ممبران کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں:

(i) عبدالمجید خان مروت، ایڈیشنل آئی جی، ہیڈکوارٹرز، پشاور۔

(ii) امیر حمزہ محسود، ایڈیشنل آئی جی، سپیشل برانچ۔

(iii) محمد سلیمان خان، ڈی آئی جی، ہیڈکوارٹرز۔

(iv) ساجد علی خان، اے آئی جی، فنانس اینڈ پروکیورمنٹ۔

(v) ممتاز احمد، اے آئی جی، لیگل۔

(vi) محمد ہاشم، اسسٹنٹ، پی اینڈ ڈی۔

(vii) عنایت اللہ خان، ایس او پولیس II، ہوم ڈیپارٹمنٹ۔

(viii) محمد جاوید، بجٹ آفیسر III، فنانس ڈیپارٹمنٹ۔

2۔ کارتوس، جی تھری:

وزارت داخلہ اسلام آباد کی NOC کیلئے واہ انڈسٹری کا کیس 'انڈر پراسیس' ہے۔

(ii) مذکورہ بالا اسلحہ وکارتوس کی خریداری جن جن فرموں سے کی گئی ہے۔ ان کے نام اور باقی تفصیل اوپر بیان کی جا چکی ہے۔ تاہم ہر خریداری کا تقابلی جائزہ (Comparative statement) ایوان کو فراہم کی گئی۔

(i) خریداری قوانین 2003 (Procurement Rules 2003) کے تحت ہر خریداری کیلئے تمام اقدامات پورے کئے گئے ہیں۔ سال 08-2007، 09-2008 اور 10-2009 میں ساری خریداری انٹر ڈیپارٹمنٹل پرچیز کمیٹی (Inter Departmental Purchase Committee) کے ذریعے کی گئی۔ جس کی تفصیل اوپر بیان کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے کوئی بے قاعدگی نہیں ہوئی ہے۔ مزید تمام خریدا ہوا اسلحہ وکارتوس انسپکٹریٹ آف ارمامنٹ، جی ایچ کیو راولپنڈی سے ٹیسٹ کرایا گیا۔ جسے درست، موزوں اور قابل استعمال قرار دیا گیا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: نه جی انتهائی اطمینان دے جی، ما انفارمیشن غوښتی وو چې اسلحې او د کارتوس اخستو کومه طریقه ده؟ دوئ خاص طریقې سره مونږ ته ښودلې دی جی، زه دې نه مطمئن شوم جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ جی نصیر محمد خان صاحب۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: دا څنګه (ب) کښې تاسو جواب وګورئ جی، نائن ایم ایم پستول، تعداد 1322، قیمت 58.998، دا خو د یو تماچې قیمت تقریباً چار لاکھ نه زیات شو جی، نو مارکیټ کښې د دې تماچې قیمت تقریباً ساٹھ او ستر هزار دے نو دیکښې دوئ دا دومره زیات قیمت ولې دلته لګولے دے؟ دوئ مونږ ته تفصیل راکړی چې دا څه وجه ده جی، تاسو لږ دا تقسیم که وکړئ جی، دلته کیلکولیټر کله کله پروت وی، زما خیال دے چې چار لاکھ نه باندې قیمت د یو تماچې راځی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: میرے خیال میں آپ سے زیادہ پتہ مفتی صاحب کو ہے، وہ بڑا صحیح۔۔۔۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: مفتی صاحب تو Already اس میں بیٹھ چکے ہیں، لیکن جب میں نے یہ دیکھا تو میں خود حیران رہ گیا کہ چار لاکھ روپے کا پستول یہ لے رہے ہیں جبکہ مارکیٹ میں ساٹھ اور ستر ہزار میں یہ پستول نائن ایم ایم مل رہا ہے جی۔

جناب سپیکر: پوچھتے ہیں جی، ٹریژری بنچز، جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹرارشد عبداللہ(وزیرقانون): داسې ده جی، نصیر خان به زما خیال ډیره زړه خبره کوی، نن سبا تاسو زه به چیلنج ورکوم چې کومې طماچې اخستلې شوې دی، د دې قیمت نن سبا مارکیټ کښې درې څلور لکهه روپې، درې څلور لکهه، دا عام نائن ایم ایم نه ده جی، دا ډیر دغه دی، دا Block 17, Block 19، دا خو دومره ګرانه طماچه، هغه خو Available نه دی او دا خو جی په شپیته شپیته زره روپې والا اخستی دی، هغه باقاعده هر څه، رسیدونه هر څه به وی، په شپیته اویا زره باندې بلاک طماچې اخستې دی، بلاک 17 نن سبا د څلور لکهو نه لاندې ملاویږی نه۔

جناب سپیکر: نو اخستې شوې په شپیته زره دی، اویا زره۔

وزیرقانون وپارلیمانی امور: او په شپیته زره باندې اخستې دی او یا څه کم دی، اوس Exact، دا مختلف قیمتونه دی، بل دا دے چې دیکښې خو پینځه، ډی آئی جیز دی، ایډیشنل آئی جیز دی، د هغوی کمیټی ده جی، نو هغه ټول دغه سی ایس ایس افسران دی، پی سی ایس افسران دی او سینیئر کسان دی، ښه شفاف طریقې سره لکه دا ټول 'پرچیز' شوے دے، داسې څه پرابلم نشته۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب۔ جی اسراراللہ خان۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، اس میں میرے خیال میں یہ کہنا کہ شفاف طریقہ ہے، یہ تو میرے خیال میں قبل از وقت ہو گا کیونکہ اس پر نیب کی انکوائری جاری ہے، یہ ہے کہ Calculation میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کتنے کا پڑا ہے لیکن میرے خیال میں اس میں نیب کی انکوائری جاری ہے اور جب اس کی Findings آ جائیں پھر ہم کہہ سکیں گے۔

جناب سپیکر: آنریبل ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا تاسو سر هم داسې د Similar nature څلور انکوائریانې جی مونږ ته حواله کړې دی، دوه مونږه Recommendations سره تاسو ته واپس کړې دی جی او په دیکښې جی پرابلم شته دے جی، نو که فرض کړه منسټر صاحب ته پرابلم نه وی، که دا کوئسچن هم هغې سره کمیټۍ ته ریفر کوی او چې کومې انکوائریانې مونږ سره دی جی، که هغې سره ئے Club کړو

نو څه پرابلم به نه وی ځکه چې په دیکښې کومې پیسې دی، هغې کښې ډیر زیات فرق دے جی، نو باقی د منسټر صاحب خپله دغه ده جی۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: ما ته هیڅ اعتراض نشته جی، دا کمیټی بیا ورته کښینی نو کښینی د۔

جناب سپیکر: دا څلور څیزونه چې دی، آنریبل چیئرمین صاحب، ذرا وضاحت کریں کہ اتنی لمبی انکوائری، بہت ٹائم لے گئی، وجہ کیا ہے؟

جناب شاہ حسین: مونږ بالکل انکوائری کړې ده جی او چې کوم د کمیټۍ سفارشات وو، هغه مو راوړی دی دې اسمبلۍ کښې پیش کړی هم دی جی۔

جناب سپیکر: Lay شوی نه دی؟

جناب شاہ حسین خان: جی او دلته کښې اسمبلۍ کښې مو پیش کړی دی او دې نه پاس شوی هم دی جی۔

جناب سپیکر: نه ګورنمنټ ته تلی دی؟

جناب شاہ حسین خان: جی بالکل تلی دی۔

جناب سپیکر: Adopt شوی دی؟

جناب شاہ حسین خان: جی او، خو دا بل دے، دا اوس چې نوے کوم دے، دا د لاړ شی، مخکښنے چې هغې باندې هلته کښې کمیټی کښې فیصله شوې ده دلته کښې-----

جناب سپیکر: نه دغه خو سبجیکټ هم دا دے کنه۔

جناب شاہ حسین خان: او سبجیکټ دا دے جی، سبجیکټ دا دے خو دا ده چې لکه دا کیس او هغه کیس جدا دے جی، مخکښنے چې کوم دا اسلحه ده، د هغې د خرد برد کیس وو، هغه شوے دے او دا کمیټۍ ته ولیږئ جی، مخکښنے چې دے، هغې باندې زمونږ سفارشات راغلی دی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نو بس خنکه چې دوئ مناسب گنړی جی، بس ٹهیک ده، دوئ پرې ټول خوشحالیږی، بالکل د کمیټئ ته لاړ شی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. خو جی گورے داسې په میاشتو میاشتو نه، داسې کوشش کوئ چې څومره زر Disposal کوئ جی۔ دا شاه حسین صاحب، سوال نمبر جی۔

جناب شاہ حسین خان: سوال نمبر 79 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 79 _ جناب شاہ حسین خان: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے باچاخان غربت مکاؤپروگرام چار اضلاع میں شروع کیا ہوا ہے;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پروگرام کیلئے ایک خطیر رقم ایک ارب 50 کروڑ روپے مختص کی گئی ہے;

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پروگرام کو چلانے کیلئے ایک اور تنظیم SRSP کے حوالہ کیا گیا ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) باچاخان غربت مکاؤپروگرام کیلئے صوبے میں غربت ناپنے کے طریقے کی تفصیل فراہم کی جائے، اس میں کون کونسے اضلاع شامل ہیں، کل کتنی رقم متعلقہ این جی او کو ریلیز کی گئی ہے، نیز رقم کونسے بینک میں کتنے مارک اپ پر رکھی گئی ہے، مارک اپ سے حاصل شدہ منافع کی تفصیل فراہم کی جائے، متعلقہ این جی او سے کن شرائط پر معاہدہ کیا گیا ہے، مذکورہ پروگرام کیلئے مذکورہ تنظیم نے کل کتنی رقم اپنی طرف سے مہیا کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے، اگر نہیں کی گئی ہے تو وجوہات بتائی جائیں;

(ii) ضلع بٹگرام میں این جی او نے غربت مکاؤپروگرام کے کون کونسے منصوبے شروع کئے ہیں، کل کتنی مرغیاں، بکریاں علاقے کے لوگوں میں تقسیم کی گئی ہیں، ہر ایک کا نام، پتہ اور سفارش کنندہ کے

ناموں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز ترقیاتی کاموں کی تفصیل بمعہ سکیم، لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے;

(iii) مذکورہ پروگرام کے تحت کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، چاروں اضلاع کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز کل کتنی رقم باقی ہے اور مذکورہ پروگرام سے ایک خطیر رقم خرچ کرنے سے متعلقہ علاقوں میں لوگوں کے معیار زندگی میں کیا تبدیلی محسوس کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(د) (i) باچا خان غربت مکاؤ پروگرام میں غربت ناپنے کیلئے جو طریقہ کار اپنایا گیا ہے، وہ دنیا بھر اور پاکستان میں رائج العمل ہے جس کو "پاورٹی سکور کارڈ" کہا جاتا ہے جس میں ہر گھرانے کی سطح تک سروے کیا جاتا ہے اور پھر کمپیوٹرائزڈ طریقہ کار کے تحت غربت کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔

(ii) جب سے بٹگرام میں پروگرام شروع ہوا ہے، 81 سکیمیں مکمل کی جاچکی ہیں جن کی کل لاگت 26,138,800 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ 18 سکیمیں DWSS کی ہیں۔

2۔ 35 سکیمیں Sanitation کی ہیں۔

3۔ 26 سکیمیں Roads & bridges کی ہیں۔

4۔ دو سکیمیں ایریگیشن چینلز کی ہیں۔

نوٹ: بٹگرام ترقیاتی منصوبہ جات کی فہرست بمعہ تخمینہ لاگت ایوان میں پیش کی گئی، تخمینہ لاگت پہلے متعین ہے جو کہ PC-1 میں درج ہے۔

(iii) اس پروگرام میں صوبہ خیبر پختونخوا کے چار اضلاع ضلع کرک، دیر اپر، بٹگرام اور مردان شامل ہیں۔ اس پروگرام کے تحت گورنمنٹ نے ابھی تک SRSP کو سال 10-2009 کیلئے مبلغ 246,176 ملین، سال 11-2010 کیلئے 218,328 ملین اور 12-2011 کیلئے ابھی تک 244,796 ملین روپے دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ نے SRSP کو 500 ملین Endowment fund بھی دیا ہے جس پر حاصل 13 فیصد منافع سے پروگرام کی آپریشنل کاسٹ ادا کی جاتی ہے۔ یہ رقم گورنمنٹ سے منظور شدہ

PC-1 کے قواعد وضوابط کے مطابق حبیب بینک / الائیڈ بینک میں ڈیپازٹ ہے۔SRSP کو دیا گیا پراجیکٹ باچا خان غربت مکاؤ پروگرام پراجیکٹ، ریویو بورڈ اور محکمہ پلاننگ اور ڈیویلپمنٹ سے منظور شدہ ہے۔ مذکورہ پروگرام کیلئے SRSP نے تجربہ کار افسران کی ایک ٹیم اپنے اخراجات پر مقرر کی ہے تاکہ وہ پروگرام کے انتظامی امور کی نگرانی کرے اور مزید اس پروگرام کو آگے چلانے کیلئے ڈونرز سے مذاکرات کرے تاکہ مزید فنڈز اس پروگرام میں شامل کئے جا سکیں۔

(نوٹ): اس پروگرام کے PC-1 میں بکریوں کی تقسیم شامل نہیں۔ یہ پراگریس دسمبر 2011 تک کی ہے۔اس پروگرام کے تحت ابھی تک SRSP نے چاروں اضلاع بشمول ضلع بٹگرام میں انسانی اور قدرتی وسائل کی ترقی کیلئے مختلف پروگرام شروع کئے ہیں جن میں سب سے پہلے گاؤں کی سطح تک لوگوں کو منظم کرنا اور مختلف انتظام تربیت دینا۔اس کے بعد گاؤں کی سطح پر غربت کی لکیر سے نیچے تک کے گھرانوں کو بلاسود قرضہ جات کی فراہمی، زراعت، مال مویشی اور گھریلو مرغ بانی کی تربیت، نمائشی پلاٹ لگانا، مال مویشیوں کی ویکسینیشن، لوگوں کو مختلف ہنر میں تربیت دینا، غریب لوگوں کی صحت اور حادثاتی اموات کی انشورنس شامل ہے۔اس کے علاوہ گاؤں کی سطح پر صاف پانی کی فراہمی، گلیوں کی پختگی، ایریگیشن چینلز روڈز کی تعمیر کے منصوبہ جات کی تکمیل کی گئی ہے تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں اور صفائی اور بیماریوں سے تحفظ کیلئے مختلف Awareness Companies بھی اس پروگرام کا حصہ ہیں۔

ضلع بٹگرام میں اس پروگرام کے تحت ابھی تک 81 منصوبہ جات مکمل کئے جا چکے ہیں۔اس پروگرام کے تحت چاروں اضلاع میں ابھی تک سوشل موبلائزیشن میں 31.9 ملین رقم خرچ کی گئی ہے اور زراعت اور قرضہ جات میں مبلغ 162.6 ملین رقم خرچ کی گئی ہے۔ ترقیاتی منصوبہ جات پر 140.2 ملین رقم خرچ کی گئی ہے اور سوشل پروٹیکشن میں 56.3 ملین رقم خرچ کی گئی ہے۔اس پروگرام کے تحت 285.7 ملین رقم مزید خرچ کی جائے گی۔اس پروگرام سے متعلقہ علاقوں میں لوگوں کے معیار زندگی میں نمایاں تبدیلی محسوس کی گئی ہے اور ہزاروں خاندان جو کہ غربت کی لکیر سے نیچے تھے، بتدریج ان کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری سوال شته؟

جناب شاہ حسین خان: او جی۔ یو شته پکښې جی۔ زما دا عرض دے جی چې د بټګرام، کرک او دیر اپر، مردان، دا څلور ضلعې دی جی، په دې څلورو ضلعو

کښې دوئ بعضې یونین کونسلې اختستی دی نو داسې گزارش مې دے، درخواست مې دے حکومت ته که د دې بټګرام، د کرک، اپر دیر او د مردان دا ټولې یونین کونسلې پکښې شامل کړی نو دا خلق به ترینه مستفید شی، پروګرام ډیر ښائسته دے جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل مفتی کفایت الله صاحب، ورکړئ فتویٰ پرې جی، هغه خو، مفتی کفایت الله۔

مفتی کفایت اللہ: هغې کښې هم مسئله ده جی۔ زما خو گزارش دا دے، دوئ تجربه وکړه نو د دې پروګرام څه Out putدے ؟ که ښه وی نو دوئ اوس خو حکومت هم اخره اخر کښې دے، ارادې ئے څه دی جی؟ نورو اضلاع ته ئےExtendکوی که نه کوی؟

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر صاحب! سپلیمنٹری جی۔

جناب سپیکر: جی ترند صاحب،تاج محمد خان۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، دا یو ډیر ښه پروګرام دے جی، په څلورو ضلعو کښې زمونږ د صوبې جی۔ زه به د بټګرام حوالې سره خبره وکړم جی چې دا دلته نه خلق ډیر زیات مطمئن دے جی او جناب سپیکر، زما دا د منسټر صاحب نه کوئسچن دے چې آیا دا پروګرام دوئ نور Extension ورکوی که نه دا به په دې کال کښې ختمیږی؟

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، شکریه۔ چونکه مردان هم په دې څلورو اضلاع کښې شامل دے کوم کښې چې دا پراجیکټ شروع دے، زما خپلې حلقې کښې جی هم په دېکښې کارونه شروع دی خو څومره چې مونږه وینو او څومره حالات مونږ ته مخې ته دی نو خالص یو سیاسی پروګرام دے، حالانکه دلته کښې په بجټ کښې هم دا فیصله شوې وه چې یره دا ټول څیزونه به غیر سیاسی وی، خالص د Needپه بنیاد باندې، د غربت په بنیاد باندې، هلته خالص د سیاسی ورکرانو یعنی په هغې بنیاد باندې د دې تقسیم کیږی، منتخب خلق بالکل هغه بجټ مونږه پاس کړو، هغه بیا نظرانداز دے او غیر منتخب سیاسی ورکران خالص د هغې په بنیاد نو، آیا د دوئ نه تپوس کوم چې د دې ازاله به کوی؟

جناب سپیکر: جی آنریبل سینیئر منسٹر۔ ودریږه جی، دا نصیرمحمد خان هم جی څه وئیل غواړی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر صاحب، سوال به نه کوؤ، پښتنه به نه کوؤ خو دا پښتنې مونږه هم حق لرو چې پښتنه وکړو۔

جناب سپیکر: ولې نه جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، اس میں مردان کا نام آیا ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں آپ کے توسط سے کہ اگر واقعی مردان ایک غریب ضلع ہے تو وہ یہ تسلیم یہاں فلور آف دی ہاؤس پہ کرلیں، آئندہ ہم جو بھی زکواۃ نکالیں گے، وہ مردان کے لوگوں کو بھیج دیا کریں گے جی۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی آنریبل۔

جناب رحیم داد خان {سینئر وزیر (منصوبہ بندی)}: ملک صاحب ډیر ګران دے په مونږه، د ده دا خیال دے چې دا مردان جوړې په لنډن، امریکه کښې دے، په دې پاکستان کښې نه دے۔ زمونږ غریب ورونړه، غریب علاقې په هر یو ضلع کښې شته، څه کښې ډیر زیات، څه کښې کم او دا نه چې صرف دا یو مردان دے، دا یو سکیم راغے او ډیر ښه طریقې باندې شروع شو او څلور ضلعې دی، کرک دے، بټګرام دے او دیر اپر او بدقسمتئ نه د مردان څه کیږی نه، اوسه پورې پکښې یو یونیورسټی هم نه وه، اوسه پورې، حالانکه Fertile landدے، آبادی چې کوم ده، د سټی او د ډسټرکټ، د پیښور نه پس په دیکښې ده۔ مخکښې داسې Lift نه وو ورکړے شوے او خاصکر ایجوکیشن کښې، هیلتھ کښې، دغه کښې، نو چې که هر ځائے کښې چې کوم داسې کمزورئ یا کمے راغلے وی نو دا موجوده حکومت چې کوم دے بلا داسې دغه نه چې یره په دې ځائې کښې پارټی شته، پارټی نشته، زمونږ ممبران شته او نشته خو Need basisباندې هر ځائے کښې کار شوے دے خو زه به د خپل شاه حسین صاحب ډیر مشکور یم او په دې دغه باندې چې زه ګورم د ده Attendance ډیر ښه وی او ډیر ښه طریقې باندې چې کوم دے، د دوئ ښه Role دے، دا پراجیکټ چې کوم ایګریمنټ دے SRSP کوم دے، دا په دې دسمبر کښې دوئ سره هغه ایګریمنټ ختمیږی۔ د Output خبره وشوه نو دا Pre-mature خبره ده، Outputچې څه دے، د دسمبر نه پس

Evaluation به کیږی چې څه کارکردګی ده، که د ده بنه کارکردګی او دا شے بنه وی، Feasible وی نودا صرف نه په دغه موجوده ډسټرکټ کښې، یونین کونسلو کښې به دغه کیږی بلکه ټولو ډسټرکټس ته هغه به خوریږی او دا 'کمټمنټ' دے د چیف منسټر صاحب، د ټول پراونشل ګورنمنټ'کمټمنټ' دے په دې فلور باندې، نو ان شاء الله تعالیٰ او اوسه پورې چې کوم دغه راغی نو ډیر بنه Responseدے۔ حافظ صاحب خبره وکړه، که داسې څه خبره وی نو دا سیشن خو ځله دغه شو، په دې پکار دی چې کوئسچن راولئ، څه بل څه راولئ، کوم ځائے کښې بےقاعدګئ شوې دی یا غلط کار شوے دی نو ان شاء الله تعالیٰ د هغې نوټس به مونږ اخلو۔

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا زما سوال پاتې شو۔

جناب سپیکر: کوم یو پاتې شو؟ ثاقب الله خان، سوال نمبر جی؟

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, ninety two.

جناب سپیکر: جی۔

* 92 _ Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Will the Minister for Interior be pleased state that:

a) What is the role of Special Branch in information and intelligence gathering;

b) What is the strength of Special Branch staff in Charsadda and what are their ranks;

c) Did Special branch know about possible threat to Shabqadar F.C Training Centre;

d) If yes, was that conveyed to relevant quarters?

e) If so, was there a security lapse in the unfortunate last terrorist attack on the centre claming lives of recruits?

Mr Ameer Haidar Khan (Chief Minister) (Answered by the Minister Law): Special Branch is the sole intelligence agency of the provincial government, which collects and collates intelligence information of all events, having bearing on law & order. This establishment promptly disseminates information to the provincial

high-ups for operational purposes and to keep them abreast of the prevailing situation.

a) The following strength of Special Branch Staff deployed in Charsadda:-

Inspector	Sub Inspector	ASIs	HCs	FCs
1	1	4	10	4

Apart from the above strength 01 ASI, 03 HCs and 03 Constables have also been deployed in Shabqadar.

b) This establishment issues Source Reports regarding any possible happening in any part of the Province. On 2nd March, 2011 Special Branch has issued a Source Report vide No. 9304/PB, indicating that 03 suicide bombers in school uniform had been sent to target police stations, FC Fort Shabqadar or any other government installations. Similarly another source regarding the dispatch of 02 suicide bombers to Charsadda District from Mohmand Agency has also been sent to the concerned quarters for vigilance and enhanced security arrangement.

c) The source information was conveyed to the relevant quarters. (Copies of the source report presented before the House).

d) On the request of Commandant, Frontier Constabulary, full security cover was given by the Charsadda Police on the eve of Passing out Parade and the function was ended up peacefully. On the fateful day no security cover was demanded by the F.C authorities.

Mr. Speaker: Any supplementary?

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: سپلیمنټری سوال پکښې شته؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: شته دے سر۔ سر، دا سوالونه ما کړی وو سر، چې کله دا واقعه شبقدر والا شوې وه او څه یو نیم کال پس د دې جواب راغے او څه سیشن Lapse شوے وو، د هغې د وجې نه جی څه جواب نه ملاویدو خو سر، دیکښې چې کوم، دا ډیر Importantسوالونه دی سر او زه به ریکویسټ کوم چې که تاسو لږ په دې باندې توجه ورکړه جی، سر، دا تاسو وګورئ جی، زما سوال سره دوئ یو دوه نوټسې Source reportجمع کړی دی سر۔ یو District Charsadda, 2nd March, source indicated that 03 suicide bomber clad in school uniform have been sent to target police station, FC Fort Shabqadar

or any other government installations in Shabqadar area. سر، دا یو Source report دے سر۔ دویم سر وګورئ، بیا یو Source report دے 8 اپریل باندې: It has been learnt through reliable source that the commander of Tehrik-e- Taliban Mohmand Agency had prepared two suicide bombers each about fifteen, sixteen years. The suicide bombers may enter the settled area Monda Head or Tehseel Parang Ghar from Tehsil Safi sub division Bazai, Mohmand Agency via Pandyalay. They have been tasked to hit security forces/police forces, officers, political figures and public gatherings. سر، دا Source report دے چې دا ټول بقول سپیشل برانچ هر چاته Convey شوے دے او دیکښې تاسو جواب وګورئ چې مونږه په 2 مارچ 2011 باندې دا Vide دوئ ته هم وئیلے دے خو دلته وګورئ سر چې کله دا Event کیږی، چهټی کیږی، ورته رپورټ هم ملاؤ شوے دے خو دوئ بیا On the fateful day no security cover was demanded by the F.C authorities. مطلب دا دے سر چې دوئ هډو هغه سیکورټی کوم وارننګ وو، هغه وانغستو۔۔۔۔

جناب سپیکر: په دې دا غفلت شوے وو، Lapse وو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: خو زما سر سپلیمنټری، زما سر سپلیمنټری کوئسچن دا دے جی چې دا هر یو کیس کښې مونږه دا غواړو، هر ځائے کښې ګورو چې بهئ رپورټ راغلے وو، رادننه شو، Hit شی خو بیا انکوائری بالکل نه کیږی، په دیکښې هم انکوائریز نه دی شوی۔ خبره داسې ده سر چې دا سپاهیان عاجزان، دا ځوانان چې دی کنه جی، دوئ کښې زما د حلقې خپل کسان هم شهیدان شوی وو، دا جی دوئ د افسرانو په کورونو کښې ذاتی نوکریانو غوندې ډیوټی کوی، دوئ ولاړ وی د دوئ حفاظت د پاره، که دغه شامی روډ ګورئ که دغه ګورئ، دیکښې که د پولیس ځوانان دی او که د فوجیانو ځوانان دی، دوئ خپل افسرانو له، نن سبا خو زمونږ د ملک دا یو کار دے چې چوکیدار له به چوکیداران لرې کنه سر، هغوی خو خپله چوکیداری نه کوی نو تاسو به ورته چوکیدار، نو دوئ سر خپل ځان په خپل افسر باندې وژنی خو دومره لوئے Lapse کیږی او بیا سر، دلته یو انکوائری هم نه کیږی چې دې افسر نه خو سړے تپوس وکړی چې یره تا دا

ځوانان مړه کړل، دا ولې لاړل؟ دیکښې سیکورټی Security lapse شوے دے۔ دا کسان خو سر، د دوئ په بنګلو او په دغه کښې، نن سبا زمونږ د سینئر منسټرانو تاسو وګورئ، دوئ چې روان وی سر، د دوئ دومره پروټوکول نه وی او د پولیس افسر چې روان وی، د دوئ پروټوکول وګورئ، نو دا ځوانان سر، دوئ د پاره ذاتی، د دوئ په بنګلو باندې، د دوئ په دفترنو باندې، د دوئ په لارو باندې، که د پولیس دی او که د فوج دی، دوئ باندې ځان وژنی او چې دوئ مړه شی، غلطی ده، یعنی دومره نه کیږی چې یو افسر پسې انکوائری وشی۔ نو سر، زما ریکویسټ دا دے چې دا ځوانان د چا مور پلار دی، د چا بچی دی، د چا ورونړه دی، دا خو په اوبو کښې نه دی راغلی، دا زمونږه ورونړه دی۔ زما ریکویسټ دا دے سر چې دوئ انکوائری نه کوی، بیا خو پکار ده چې مونږه ئے انکوائری وکړو چې کوم افسر د دې ځوانانو چې شهیدان کیږی لګیا دی، هډو یو تپوس نه کوی د دې رپوټونو د پاسه هم د دوئ شوک نه کوی چې دا ولې مړه شول؟ دا ولې ایف سی کمانډنټ چې دے یا د ایف سی چې کوم متعلقه افسر دے، هغه دا خبره ولې ونکړه چې زما نن هم سیکورټی پکار ده، نو سر، دا ضروری شے دے، ریکویسټ مې دا دے جی چې دا کمیټئ ته حواله شی او په دې باندې هم ریکویسټ وکړی چې دا انکوائری وشی جی۔ چې یو انکوائری وشوه او یو افسر چې داسې Lapse کوی او هغه نه تاسو تپوس وکړو نو بل ځل به دا ځوانان داسې د اوبو په تول باندې شهیدان کیږی نه جی۔ ډیره مهربانی۔

__جناب سپیکر:__ شکریہ جی۔ جی اسرار اللہ خان۔

__جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:__ *تھینک یو، سر۔ سر، بالکل انہوں نے جو باتیں کی ہیں، میں ان کی بھرپور تائید کرتا ہوں اور ساتھ ہی سر، میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس واقعے میں میرے حلقے کے بھی آٹھ جوان شہید ہوئے تھے۔ اگر آپ اس کے جز (e) میں دیکھیں تو کہا جاتا ہے کہ کمانڈنٹ ایف سی نے جس دن پاسنگ آؤٹ پریڈ تھی، اسی دن سیکورٹی مانگی تھی اور ان کو دی گئی تھی اور کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا تھا لیکن جس دن وہ بیچارے اپنے گھروں کو جارہے تھے، اس دن ایف سی کی جانب سے کوئی ڈیمانڈ نہیں ہوئی، مطلب یہ ہے سر کہ جس وقت افسران بالا پریڈ میں جاتے ہیں تو اس وقت تو سیکورٹی مانگی جاتی ہے کیونکہ قیمتی جانیں اس قسم کی پریڈ میں بیٹھی ہوتی ہیں لیکن اسی ایف سی کیلئے دوبارہ کوئی سیکورٹی نہیں مانگی*

گئی، جس دن وہ بیچارے چھٹیوں پر جارہے تھے اور میں تو سر اس میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ یہ بھی دیکھا جائے کہ اس وقت کمانڈنٹ ایف سی کون تھے ؟آیا اس واقعہ کے بعد اگر کوئی انکوائری کی کوشش نہیں ہوئی، ہم نے ان کو Elevate کر دیا یا ہم نے ان سے پوچھا کہ جی یہ واقعہ کیوں ہوا ہے ؟تو میرے خیال میں سر، اس کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ بالکل ایسے واقعات ہوتے ہیں اور انکوائری نہ ہونے کی وجہ سے آج ہمارے حالات اس جگہ تک پہنچے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور)</u>: ایسا ہے جی کہ انکوائری تو اس میں ہوئی تھی لیکن انہوں نے چونکہ انکوائری As such مانگی نہیں تھی، انکوائری رپورٹ شاید ہم پھر اس کے ساتھ لگا دیتے، انکوائری اس میں بالکل ہوئی ہے اور انکوائری رپورٹ بھی ان کو مل سکتی ہے لیکن اگر یہ سسٹم بہتر بنانے میں مدد کر سکتے ہیں، اگر یہ Volunteer کرنا جانتے ہیں اور چاہتے ہیں تو بالکل کمیٹی کو بھیجوا دیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Ji, again Saqibullqh Khan, Question number?

<u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani:</u> Question No. 93.

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

* 93 _ <u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani:</u> Will the Minister for Interior be pleased to state that:

a) Does the Police Department carry out routine maintenance and checks of the electric installation in their buildings;

b) If yes, when were maintenance / checking of the Gas appliances and installation at CPO and other Police Officers in Peshawar carried out?

c) What were the reasons of two recent Gas Blasts at CPO?

d) Was any enquiry conducted in the recent Gas related blasts which claimed lives of Police Staff?

e) What were the finding of the report?

Chief Minister (Answered by Minister Law): Only two incidents of Gas Leakage had taken place in the Building of Khyber Pakhtunkhwa Police up to 05-07-2011, one each in the building of Capital City Police Peshawar and Central Police Office Peshawar.

Para wise reply with regard to each explosion is given below:

CENTRAL POLICE OFFICE (CPO)

a) There is only one Engineer (BPS-17) in CPO who looks after the maintenance and repair work as and when required.

b) As Above.

c) Gas Leakage (CPO)

d) A report about the Incident and damages/casualties caused was made in daily diary of Police Station East Cantt, Capital City Police Peshawar.

e) The incident took place in a Computer Lab which remained non-functional at times. On that day the Naib Qasid opened the door of the Lab for cleaning. As he switched on the light an explosion took place and the furniture and equipment caught fire. The said Naib Qasid along with other 03 constables present in the gallery near the Lab sustained grievous injuries. Responsibility could not be fixed as the care taker of the Lab along with two constables succumbed to the burns / injuries, later on.

CAPITAL CITY POLICE PESHAWAR (CCPO)

a) Yes. The concerned officers of that unit usually carry out routine maintenance and check the electric installation.

b) The last maintenance of the gas appliances and electric installation was made at Police Lines Peshawar on 26-04-2011.

c) An enquiry is in process to fix out causes generated the incident.

d) Yes. An enquiry is in process regarding the gas blast which occurred in the office of Reader R.1 Police Lines, Peshawar.

e) An enquiry is in progress to fix the responsibility.

Mr. Speaker: Any Supplementary?

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ دا سر، دیکبنې هم ځوانان شهیدان شوی وو جی، دیکبنې سر سپلیمنټری کوئسچن دے جی، دا که تاسو اجازت راکړئ، زه به دا سنټرل پولیس آفس CPO مخکبنې اووایم او بیا به هغې نه پس، سر دا تاسو وګورئ دا سوال چې مونږه لیږلے وو جی نو دا سر،

مونږه وړومبے 19th Session کښې مو لیږلے وو جی او سر دومره ټائم نه پس دوئ وائی: “Responsibility could not be fixed as the care taker of the Lab alongwith two constables succumbed to the burns / injuries, later on” دوئ چې کوم کسان ورکښې شهیدان شو کنه چې هغوی دا کار کړے وو چې خالی Switch ئے آن کړےوو، د دې چې تاسو وګورئ کنه جی او دوئ وائی چې: “The incident took place in a computer lab, which remained non-functional at times. On that day the Naib Qasid opened the door of the lab for cleaning. As he switched on the light an explosion took place and the furniture and equipments caught fire” هغې کښې دا ټول بیا جی شهیدان شول خو دا Burnees وګورئ۔

There is only one Engineer (BPS-17) in CPO, who looks after the maintenance and repair works, as and when required.

کار د ده دے سر چې دے به ګوری او نائب قاصد مړ شو، 'کیئر ټیکر' دغه کار نه دے چې هغه به Maintenance ګوری، نائب قاصد مړ شو جی، ورکښې هغه 'کیئرټیکر' مړ شو، دوه کانسټیبلان مړ شول، دوئ وائی چې بس اوس د دې هډو Responsibility چا باندې Fix کوئ مه۔ سر تاسو BPS-17 کښې سړے ولې کښېنولے دے؟ او CPO خو دومره ځائے هم نه دے۔ ستاسو څه شپږ ګریډ 17 افسران پکار دی، د هغې به خامخا ماتحت عمله هم وی کنه سر، نو سر دا خو هسې دغه کوی، درې ورکښې شهیدان شو خو مونږه خو د هغې شهیدانو تپوس کوؤ چې بهئ دا ولې؟ او ته تنخواه اخلې، تا سره محکمه ده، ستا ولې کسان دغه شو جی؟ سیکنډ سر، دا سې کیپټل سټي پولیس والا وګورئ سر، دوئ لیکی: An inquiry is in progress to fix the responsibility، سر یو نیم کال کښې تاسو انکوائری پوره نه کړه او پراسیس کیدو سر، دا خو سر په یو نیم کال کښې تاسو دا پراسیس و نکړو چې Maintenance شته دے که نه جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تاسو اوس څه غواړئ؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: زما ریکویسټ دا دے سر چې دا هم کمیټئ ته حواله کړئ، بس دوئ خو ځان ترې خلاص کړو جی، بس هغه Again هغه کوم سړے چې مړ شو، د چا کار نه وو، هغه باندې چې هغه مړ شو نو بس انکوائری نه کیږی۔ ولې

نه کیږی؟ دا تاسو چې سړے اووژنئ او بیا هغه پسې دا چې انکوائری نه کیږی، هغه سړے مړ شو، بس اوس به ئے خدائے ته پریږدو جی۔

جناب سپیکر: جی آنربیل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جوا ب واقعی هسې Satisfactory نه دے جی، صحیح ده، بالکل کمیټئ ته د لاړ شی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، زه ستاسو شکریه ادا کوم او د منسټر صاحب هم شکریه ادا کوم۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ دا شاه حسین صاحب، دا هم ستاسو دے؟ دا سټینډنګ کمیټی چئیرمین تاسو یئ؟ دا خو دومره اهم۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: دا نن درې څلور راغلل جی، مخکښې خو شوی نه وو۔

جناب سپیکر: نو بس دا هفته پوخ دې ته کښینه۔

جناب شاہ حسین خان: ټهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: هسې هم چهټئ کوؤ۔

جناب شاہ حسین خان: صحیح شوه جی۔

جناب سپیکر: نو بس دې ته کښینئ، ګنی نو ملک قاسم صاحب خان سره بوځه۔

جناب شاہ حسین خان: صحیح شوه جی۔

جناب سپیکر: او کنه۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: محمد جاوید عباسی صاحب 10-09-2012 کیلئے، میاں نثار گل صاحب 10-09-2012 کیلئے، سکندر عرفان صاحب 10-

09-2012 کیلئے، عنایت اللہ خان جدون صاحب 2012-09-10 کیلئے، پرویز احمد خان-09-10-2012 کیلئے، یاسمین نازلی جسیم صاحبہ 2012-09-10 کیلئے، عبدالستار خان صاحب 2012-09-10 کیلئے، سید جعفر شاہ صاحب 2012-09-10 تا 2012-09-13، ہمایون خان صاحب 2012-09-10 کیلئے، عطیف الرحمان صاحب۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم۔ نماز اور چائے کیلئے بھی وقفہ کیا جاتا ہے، بیس منٹ کیلئے لیکن آج لیجسلیشن زیادہ ہے، Kindly واپس ذرا جلدی آ جائیں۔ تھینک یو، جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ ملک صاحب! خیر دے وی۔ (قہقہہ)

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

جناب سپیکر: وډیره دا چهتیانې خو، هاؤس خو چې Complete کړو۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، یو ما جی وختی دا خبره واوریدله، فرمان د جاری کړو چې نن اسمبلی ختمیږی، سر جی تاسو دا وایئ چې اجلاس زه 'ایډجرن' کوم نن۔

جناب سپیکر: ملک صاحب پکښې آزاد دے، دوئ به ډیر نه تنګوئ جی۔

ملک قاسم خان خٹک: تاسو دا اووئیل چې زه نن اجلاس 'ایډجرن' کوم، زما Already تحریک التواء۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو چې نه راځئ نو دې وجې نه کوؤ۔

ملک قاسم خان خٹک: زما تحریک التواء سر Already پرته ده۔

جناب سپیکر: دا اوس وګورئ، مونږ له لس منټه وی که نه؟ بیا لس منټه د چائے وخښنکی نو دا اوس وګوره تاسو ټول راغلی یئ، مشران راغلی دی او کشران۔

ملک قاسم خان خٹک: سر جی، دا خو د حکومت وقت ذمه داری ده چې خپل اجلاس چې کوم دے نو ممبران پکار ده چې هغوی راشی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خو زمونږ د ټولو ذمه داری ده، مونږ خود جرګې۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: او خپل وزیران پابند کړئ چې هغوی راشي۔

جناب سپیکر: ٹھیک وایئ جی۔

ملک قاسم خان خٹک: سر جی، زما ریکویسټ دا وو چې دا اهم نکتې د پاره ستاسو توجه غواړم چې جناب والا ، نن چې په صوبه کښې دي۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ودریږه جی دا هاؤس Complete شي، دا چھټئ۔

ملک قاسم خان خٹک: دا ډیره اهمه خبره ده جی۔

جناب سپیکر: یو خو تاسو کښې دا غټ غضب دے چې چیئر درته څه اووائی هغه اوره (قہقہہ) زه ستا خومره خاطر کومه، میرے لئے آپ بہت معزز ہیں، سارے ایوان کا ہر بھائی مجھے معزز ہے لیکن ایک 'پروسیجر' ایک طریقہ ہے۔ یہ Leave Application جب تک نہیں ہوتیں، ایوان 'کمپلیٹ' نہیں ہوتا۔ یہ آدھی میں پڑھ چکا تھا، آدھی رہتی ہیں، تو اس کو Finish کرنے دیں۔ پھر آپ کا ہاؤس ہے جو بھی آپ کہیں گے، آپ کو موقع دیا جائے گا۔ عطیف الرحمان صاحب 10-09-2012 تا 24-09-2012، واجد علی خان صاحب 10-09-2012 کیلئے، راجہ فیصل زمان صاحب 10-09-2012 کیلئے، محمد علی شاہ باچا صاحب 10-09-2012 کیلئے، منور خان ایڈوکیٹ 10-09-2012 کیلئے، حاجی قلندر خان لودھی صاحب 10-09-2012 کیلئے، ڈاکٹر حیدر علی صاحب 10-09-2012 کیلئے، سید مرید کاظم شاہ صاحب 10-09-2012 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. وایه ملک قاسم خان صاحب، څه وائې؟

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جناب سپیکر۔ زما ریکویسټ سر دا دے اول چې زما Already تحریک التواء او ډیر اهم کال اټنشن په دغه باندې راوړے دے خو بهرکیف نن چې اجلاس 'ایډجرن' کیږی نو زه د موقع نه فائده اخلم۔ عرض مې جی دا دے چې موجوده حالات کښې اوس دیکښې چې کوم بندر بانټ په دا کوم سرکاری فنډ باندې لګیا دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دې ټیبل ته لا Prorogation Order نه دے راغلے ، ختمیږی لا نه۔

ملک قاسم خان خٹک: نه نه جی، دا ریکویسټ مې کولو چې دا کوم بندر بانټ لګیا دے، کومه طریقه باندې د فنډ تقسیم لګیا دےUn-elected خلقو ته۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنه۔

ملک قاسم خان خٹک: ته خو خوش قسمته سړے ئې، زرداری صاحب ته نزدې ئې، پچیس کروړ د چې کوم دے تاسو ته راغلې، مبارک د شه، هغه خو مونږ پخپله لیدلې دی خو ریکویسټ مې دا دے چې دا مونږه سره خپله صوبائی حکومت د Un-elected خلقو ته په کوم انداز باندې، دا کوم تقسیم لګیا دے، دا جی بالکل، یعنی اوس خو الیکشن په سر باندې دے، دوه میاشتې او مونږه الیکشن ته خوش آمدید وایو چې زر تر زره الیکشن وشی ځکه چې کومې پیسې په کوم طریقه کار باندې لګیا دی، دا خو نه څه قانون شته، په یوه ډائریکټیو باندې، ما سره جی دلته یو ډائریکټیو دے، 95 کروړ روپۍ صرف په یوه ډائریکټیو یو ډسټرکټ ته ځی۔ اخر جی Elected خلق راغلی دی، دوئ سره ولې داسې مذاق کیږی؟ او بیا Un-elected خلقو ته جی دا ډائریکټیو ما سره چې کوم دی 18 کروړ روپۍ د حافظ اختر علی په حلقه کښې چې کوم سړے د دوئ نه Defeat وو، هغه ته ورکړې شوې دی، نورې داسې حلقې، زما په حلقه کښې Un-elected خلقو ته، نو زه دې هاؤس ته دا ریکویسټ کوم چې د دې نوټس واخلئ او زه الیکشن کمیشن ته خصوصاً دا ریکویسټ کوم چې دا خو اوس نه دهاندلی شروع شوه، که چرته داسې قسم ته کارروائی کیږی او دا فنډ داسې تقسیمیږی، دا خو جی امانت دے، دا خو د قام، مونږه ټولو متفقه سره دا بجټ پاس کړے دے او مونږ تاسو سره، حکومت سره باقاعده مرسته کړې ده او که په دا طریقه تقسیم کیږی نو بیا خو زه خپل پارلیمانی لیډر ته ریکویسټ کوم چې په دې باندې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ جی آنریبل لاء منسټر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: دا خو کال اټنشن نه تاسو خبره کړې وه، دا خو خبره بل خوا لاړله جی، کال اټنشن باندې خپل راشئ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تاسو له خو زرداری صاحب هغه تحفې درکړې دی چې ما ته خو پته لګې کنه (قہقہے) ته ولې دغه کوې؟ نه منونکبنے مه جوړیږه ملک صاحب۔ اسرار خان، دا پینډنګ کړو؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، چونکہ ریونیو منسٹر صاحب نہیں ہیں تو اگر آپ اس کو پینڈنگ کر لیں تو میں مشکور ہوں گا۔

Mr. Speaker: Adjournment Motion No. 327 is kept pending.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جامعات، مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Higher Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2012 may be taken into consideration at once.

Qazi Muhammad Asad Khan (Minister Higher Education): Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2012 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2012 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جامعات، مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: Honourable Minister for Higher Education, to please move for passage of the Bill.

Minister for Higher Education: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2012 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2012 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں منسٹر صاحب شکریہ ادا کرنا بھول گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی عادت نہیں ہے، ان کا رواج شاید ہری پور میں کچھ اور ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں جی، میں مشکور ہوں، میں بڑا مشکور ہوں اس ہاؤس کا سر۔ Basically یہ جو آج امنڈمنٹس ہم نے پاس کی ہیں سر، اس میں سب سے اہم بات تھی کرک یونیورسٹی، اور وہ ہم نے سر، اس شیڈول میں شامل کر دی ہے۔ جس شیڈول میں ہماری ماڈل یونیورسٹیز ایکٹ کے تحت آج سے پہلے بارہ یونیورسٹیز ہیں اور دو کے نام سر ہم نے تبدیل کئے ہیں، ایک UET, University of Engineering & Technology، اس کا بڑا لمبا نام تھا Khyber Pakhtunkhwa University of Engineering Technology, Peshawar، اس کو اب ہم نے UET, Peshawar کر دیا ہے۔ اسی طرح ایگریکلچر یونیورسٹی کا نام بھی تبدیل کیا ہے۔ سر، میں ہاؤس کا مشکور ہوں، یہ ایک Landmark، ملک قاسم صاحب ذرا خفا ہو رہے تھے لیکن ان کے ضلع میں ماشاء اللہ اب Independent کرک یونیورسٹی کا آج بل پاس ہو گیا ہے جو ان سب کیلئے اور اس صوبے کیلئے مبارک ہے۔

جناب سپیکر: خوشی کی بات ہے، اچھی بات ہے۔

Minister for Higher Education: Thank you very much.

Mr. Speaker: Thank you very much.

(تالیاں)

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، په دې باندې زه لږې خبرې کول غواړم۔

جناب سپیکر: ولې نه، وکړه جی، بالکل۔ د غسې جهګړې خبره مه کوه، ښې خبرې۔

ملک قاسم خان خټک: زه فرسټ د خپل قائد ډیر مشکور یم چې په دې یونیورسټۍ کښې هغوی ډیر همت کړے دے سر، د قاضی صاحب مشکور یم خو زه دا یوه

خبره کوم چې دا ماډل یونیورسټی ایکټ چې دے دا دوئ کوم راوړو، دا خو Already په کورټ کښې چیلنج دے، آیا دا Sub judice نه دے جی؟ شکریه۔

جناب سپیکر: جی۔ (قہقہہ) آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: نه جی دا سې څه پرابلم به نه وی او که چا پکښې څه Writ petition کړے هم وی، کیس چا کړے وی هم، هغه به ان شاءاللهDisposal به د هغې وشی او صحیح ټهیک طریقې سره به وشی۔ او بل دا Proper legislations دے، ټول لیجسلیشن نشی ختمیدے او دا ماډل یونیورسټیز ایکټ چې کوم دے دا ټول پاکستان کښې دے او دوئ هم خپل Effort کړی وو خو هغه چونکه صحیح لیجسلیشن دا سې نه وو، پکار وه چې شیډول کښې مونږه تبدیلی کړې وه نو خیر بهرحال هغه خو دوئ مهربانی وکړه، بیا واپس ئے واغستو او د قاضی صاحب شکر گزار یو چې یره د خوشحال خان بابا په نوم باندې دا یونیورسټی راغله په کرک کښې او وزیراعلیٰ صاحب بیا خصوصاً چې هغوی د کرک خلقو باندې مهربانی وکړه۔

Mr. Speaker: Thank you ji.

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا

(معذور افراد کی ملازمت وآبادکاری)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Technical Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Disabled Persons Employment and Rehabilitation (Amendment) Bill, 2012, may be taken into consideration at once.

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم): تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ Khyber Pakhtunkhwa, Disabled Persons Employment and Rehabilitation (Amendment) Bill, 2012 کو زیر غور لایا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Disabled Persons Employment and Rehabilitation (Amendment) Bill, 2012 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say "No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Since no amendment has been moved by any honourable Member in the Clauses 1 to 16 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 16 stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

(معذور افراد کی ملازمت و آبادکاری)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Technical Education, to please move for Passage of the Bill.

وزیر برائے فنی تعلیم: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں Khyber Pakhtunkhwa, Disabled Persons Employment and Rehabilitation (Amendment) Bill, 2012 کو پاس کرنے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Disabled Persons Employment and Rehabilitation (Amendment) Bill, 2012 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

وہی حال آپ کا بھی ہے، آپ بھی شکریہ کے عادی نہیں ہیں۔

وزیر برائے فنی تعلیم: تھینک یو جی۔ زہ د ټول ایوان شکریه ادا کوم، ډیر مهربانی۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: ایک ضروری بات، پچھلے دن بھی ادھر سے اعلان کیا گیا تھا، وہ یہ کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سالانہ گوشواروں کے فارم صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کو موصول ہو چکے ہیں۔ بروز جمعۃ المبارک آپ کی میزوں پر فارم رکھ دیئے گئے تھے، تاہم جن معزز ممبران نے گوشواروں کے فارم حاصل نہیں کئے، وہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے گوشواروں کے فارم حاصل کر کے انکو Fill up کر کے براہ راست الیکشن کمیشن آف پاکستان، اسلام آباد کے دفتر میں جمع کرائیں تاکہ بعد میں آپ کو زحمت نہ اٹھانی پڑے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بورسٹل انسٹی ٹیوشنز، مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Borstal Institutions Bill, 2012 may be taken into consideration at once.

Minster for Law: Thank you, Mr. Speaker. I ask this august House that The Khyber Pakhtunkhwa, Borstal Institutions Bill, 2012 may be taken into consideration at once. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that The Khyber Pakhtunkhwa, Borstal Institution Bill, 2012 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration stage: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in paragraph (h) of Clause 2 of the Bill.

Mufti Kifayatullah: Sir, I beg to move that in Clause 2, in paragraph (h), for the word 'eighteen' the word 'fifteen' may be substituted. میں اس میں ایک بنیادی تبدیلی کرنا چاہتا ہوں جی، اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے اٹھارہ سال کی عمر بتائی ہے اور آج کل تو شعور بہت زیادہ ہے تو میں نے کہا پندرہ سال مناسب ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پالیمانی امور: میرے خیال میں جی، یہ اٹھارہ سال کی عمر جو ہے، صرف یہ ایک قانون نہیں ہے، ملک کے تمام قوانین میں جو ہے، آئین سے لیکر جتنے بھی قوانین ہیں، On completion of 18 years تو 18 years کی (عمر) جو ہے، وہ Majority consider کی جاتی ہے۔ اس سے نیچے جو ہے، آپ نے اسکو Juvenile status دینا ہوگا کیونکہ اس میں جتنے پھر Criminal laws ہیں، جتنے Special laws ہیں، سب میں پھر، یعنی below 18 years کے Juvenile کو ایک

عقل کا فرق ہوتا ہے، لاء یہ Major سے Special dispensation ملتی ہے تھوڑی بہت اس کو،

consider کرتا ہے کہ جناب 18 years سے جو نیچے ہو، Juvenile تصور ہوگا اور اس کو تھوڑی بہت Leniency، قانون اس کو تھوڑا سا leniency سے پیش آتا ہے اس کے ساتھ، تو اگر یہ آپ Change کرینگے تو میرے خیال سے یہ سوسائٹی کے ساتھ زیادتی ہوگی اور میں درخواست کرونگا کہ جناب، یہ واپس لے لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> میں جی واپس تو لے لیتا ہوں، میں اپنے Mind set سے بات کرتا ہوں اور ارشد عبداللہ صاحب اپنے Mind set سے بات کرتے ہیں، ہماری قانون سازی پر این جی اوز کا بہت بڑا عمل دخل ہے جی، اور اس دن جو وہ گھریلو تشدد والا بل آیا تھا، ان تمام، کافی چیزوں میں، میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں احتیاط کریں، ہماری حوصلہ افزائی کریں کہ ہم ایوان کے اندر بل لایا کریں۔ میں اس کو Press نہیں کرتا۔

<u>Mr. Speaker:</u> Not pressed. Original paragraph (h) of Clause 2 stands part of the Bill. Paragraph (a) to (g) and (i) to the last, of Clause 2 also stand part of the Bill. Clause 3 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Clause 3 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill: Mufti Kifayatullah Sahib and Mrs. Shazia Tehmas Khan, to please move their amendment in sub clause (1) of Clause 4 of the Bill, one by one.

<u>Mufti Kifayatullah:</u> Ladies, first, ji.

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آپ کی مرضی ہے جی۔ شازیہ طہماس بی بی۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان:</u> شکریہ مفتی صاحب۔ جناب سپیکر! اس امنڈمنٹ پر بات کرنے سے پہلے میں سب سے پہلے تو شکریہ ادا کرنا چاہونگی۔ اس دن جو آپ نے اس بل کے حوالے سے ایک رولنگ دی تھی کہ کوئی بھی ایم پی اے جو ہے، وہ لیجسلیشن کر سکتا ہے، پرائیویٹ ممبر بل دے سکتا ہے، اس حوالے سے ہمارے وزیر صاحب کو تھوڑی غلط فہمی بھی ہوئی اور ناراض بھی باقاعدہ اچھے خاصے مجھ سے ہوئے اور آپ

سے بھی ہوئے، تو یہ میں کلیئر کرنا چاہتی ہوں کہ جس ٹیم نے یہ بل بنا کے ان کی 'ہیلپ' کی تھی، وہ ٹیم میرے پاس بھی آئی تھی، ان کا خیال یہ تھا کہ چونکہ ہوم ڈیپارٹمنٹ اس بل کو پیش کرنے میں کچھ ٹائم لگا رہا ہے لہذا انہوں نے مجھ سے ریکویسٹ کی، میں نے یہ بل جمع کیا، اب Unfortunately ان کے ڈیپارٹمنٹ سے یا ہوم ڈیپارٹمنٹ سے مجھے کوئی جواب نہیں آیا، جس پر میں نے Protest کیا تھا اور جس پہ آپ نے ایک بڑی اچھی رولنگ دی تھی، تو سب سے پہلے اس کا شکریہ، Secondly چونکہ ایک اچھے Cause کیلئے بل پیش ہو رہا ہے، میں اس پہ مزید Protest نہیں کرنا چاہتی، اسی لئے میں اس پہ امنڈمنٹ لیکر آئی ہوں۔

Sir, I beg to ask that in Clause 4, for sub clause (1), the following may be substituted namely: "(1) Government shall appoint any person to be Director who shall be an officer or employee of the Social Welfare Department."

سر، یہ انہوں نے جو Original clause اگر آپ ان کی دیکھیں تو انہوں نے اس میں یہ کہا ہے کہ ایسا بندہ ڈائریکٹر ہوگا جس کا تعلق نہ ہی جیل سے ہو نہ ہی پولیس سے ہو، میں نے اس کو Specific کر دیا ہے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے، اور اس کے پیچھے ایک Reason ہے۔ سر، اسی اسمبلی نے کچھ عرصہ پہلے Child Protection Commission کے نام سے ایک لیجسلیشن پاس کی ہے جس میں انہوں نے Mandate اور اختیار دیا ہے Child Protection Commission کو، کہ جو بھی بچوں کے حوالے سے، Juvenile کے حوالے سے اگر لیجسلیشن ہوگی تو وہ بھی Prior ان کے نوٹس سے، ان کی Consent سے ہوگی یا جو اس طرح کا انسٹی ٹیوٹ بنے گا تو ان کی باقاعدہ Consent شامل ہوگی۔ یہاں پر منسٹر صاحبہ بھی ہیں، مزید وہ بھی اس بارے میں ڈیٹیل بتا سکتی ہیں تو اگر ہم ان چیزوں میں جاتے ہیں تو ایک بہت بڑی پھر Duplication، میرا خدشہ یہ ہے کہ اس میں پیدا ہو سکتی ہے۔ تو بہتر یہی ہوگا کہ بجائے اس کے کہ ہم اس کی مزید ڈیٹیل یا اس کے تضاد میں جائیں، بہتر یہی ہوگا کہ اگر سوشل ویلفیئر کا جو بندہ اس کا ڈائریکٹر ہوگا تو اس کے پاس پھر یہ کافی اختیار آ جائے گا کہ دونوں اداروں کو متوازی انداز میں لیکر چلے اور دونوں سے کام لے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی کفایت اللہ صاحب، پلیز۔

<u>Mufti Kifayatullah:</u> Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 4, sub clause (1) may be replaced by the following, namely: "(1) Government shall appoint an officer of the Social Welfare

Department to be Director on such terms and conditions as may be prescribed."

اس کی تو اکثر بات شازیہ بی بی نے بتادی ہے اور میں ان کے اس Mind set کی یکجہتی پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، اگرچہ میں نے پہلے اپنی ترامیم جمع کی ہیں، ان کی بعد میں آئی ہیں۔ احتراماً میں نے ان کو پہلے موقع دیا ہے، اس کے اصل آرٹیکل میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اس کام کو متوازن اور ٹھیک طریقے سے چلانے کیلئے اس آدمی کو جیل سے نہیں ہونا چاہیئے یعنی ڈائریکٹر کو، اور اس کو پولیس سے بھی نہیں ہونا چاہیئے تو جیل اور پولیس کی شکل تو ہمارے سامنے ہے تو ہم نے اس کو، اتفاقاً ایسا ہوا ہے کہ ہم نے اس کو سوشل ویلفیئر چونکہ اس کا زیادہ سماجی پہلو ہوتا ہے تو سوشل ویلفیئر کا آدمی ڈائریکٹر بن جائے۔ میں عرض یہ کرونگا کہ ہر ایک بات پر اگر وہ ہمیں کہیں گے کہ آپ پیچھے ہٹو، ہم تو پیچھے ہٹیں گے لیکن چونکہ یہ اتفاقاً، دو ایسے معزز اراکین اسمبلی نے اتفاقاً ایک جیسی وہ امنڈمنٹس لائی ہیں، اگر اسے قبول کر لیں تو بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ تو، دیکھیں جی، اللہ تعالیٰ نے خود ہی ثابت کر دیا کہ یہ ہم پہ الزام لگا رہے تھے این جی اوز کے Mind set، تو ان کا اور ان کا Mind set آپس میں بالکل اکٹھا، ثبوت بھی آگیا ہے کہ وہ این جی اوز ان کو 'بریف' کرتی ہیں اور ان کو بھی کرتی ہیں تو اکٹھے دونوں آگئے ہیں۔ یہ تو جی بہر حال۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، بات ایک جیسی ہو رہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ہاں بات ایک ہی جیسی تھی، دیکھ لیں جی بالکل۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): یہ ان کی کوآرڈینیشن ہے آپس میں۔۔۔۔۔

(قہقہے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ایسا ہے جی کہ یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا سبجیکٹ ہے، اس پہ لاء یہ جب بن رہا تھا تو یہ کمیٹی مجھے چیف منسٹر صاحب نے سونپی تھی اور میں نے اس میں، اس وقت ارباب صاحب تھے، ابھی نام ان کا میں بھول رہا ہوں، وہ سیکرٹری ہوم ان سے پہلے جو تھے، ابھی شاید وہ چلے گئے ٹریننگ پہ یا کہیں، ہاں ارباب عارف تھے، تو یہ میں نے خود Supervise کیا ہے اور یہ ہم نے خود اس لئے نکالا ہے کہ جو Juvenile کا جو سسٹم ہو، اس میں ہم پولیس آفیسرز یا جیل کے جو آفیسرز ہیں، ان کو ہم علیحدہ رکھیں تاکہ وہ یہ جیل نہ ہو بلکہ ایک Reformatory centre ہو، ایجوکیشن سنٹر ہو، ان کو ہم Reform کریں۔

ابھی بات آئی ہے سوشل ویلفیئر کی، تو وہ جو Child Protection ہے جی، یہ وہ بچے ہیں جو گھر سے بھاگے ہوتے ہیں، جو آپ بازاروں میں دیکھتے ہیں جو یا تو بھکاری بن جاتے ہیں They are not juvenile offenders، Juvenile offenders جو ہیں، وہ JOs کیلئے علیحدہ ایک قانون ہے، اس کے نیچے Treat ہوتے ہیں اور یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا، مطلب ان کے رولز آف بزنس میں ان کا سبجیکٹ بنتا ہے، ان کا دائرہ اختیار ہے، اس کو ہم نے اختیار دیا ہوا ہے کہ وہ ان کیلئے پھر رولز Prescribe کرے اور انشاء اللہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ چونکہ گورنمنٹ کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ اگر کام کر رہا ہوتا ہے تو وہ Collectively responsibility کے تحت کر رہا ہوتا ہے، سب کی مشاورت ہوتی ہے۔ تو اس کو ساتھ کر کے ہم کریں گے، لہذا یہ میری درخواست ہے مفتی صاحب سے بھی، شازیہ بی بی سے بھی کہ جناب یہ واپس لے لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بتائیں، اب Withdrawn؟

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان:</u> جناب سپیکر! ایک چھوٹی سی مجھے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹائم شارٹ ہے بہت، اگر گورنمنٹ Agree نہیں کر رہی اور آپ ایک گھنٹہ بھی بولتے رہیں، کچھ نہیں بنے گا۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان:</u> سر دیکھیں، سوشل ویلفیئر کی Concerned Minister موجود ہیں، اگر ان کو بھی سن لیں تو مجھ سے زیادہ ان کی بات مناسب ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو مفتی صاحب! ہاؤس کو Put کروں کیا کروں؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Withdrawn Mufti Sahib۔ آپ Contest کر رہی ہیں؟

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان:</u> نہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Withdrawn، تو پھر تھوڑا خیال رکھا کریں نا، پھر وقت کا بھی۔۔۔۔۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان:</u> اچھا سر، ناراض نہ ہوں، ٹھیک ہے میں Withdraw کرتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Both the honourable Members have withdrawn their amendments, therefore, original sub clause (1) of Clause 4 stands part of the Bill. Sub clause (2) and (3) of Clause 4 also stand part of Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill: Shazia Tehmas Khan, to

please move her amendment in paragraph (h) of Clause 5 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I ask to move that in Clause 5, in paragraph (b), after the word 'inspect', the comma and word 'evaluate' may be inserted. یہاں inspect کے بعد evaluate کرلیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اس میں یہ ہے جی، دیکھیں مجھے Substance پہ وہ نہیں ہے لیکن Language کی کنسٹرکشن جو ہے، وہ خراب ہو رہی ہے یہاں پر۔ یہ آپ دیکھیں Supervise, inspect and exercise general control over the working of Principals; ابھی یہاں پر Evaluation کا مطلب It doesn't make sense.

جناب سپیکر: اچھا نہیں Sound ہو رہا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ہاں یہ ٹھیک نہیں ہے، Construction wise نہیں ہے، یہ سوچ ان کی ٹھیک ہے لیکن It doesn't fit in here. کہیں اور اگر یہ لاتیں شاید پھر وہ-----

Mr Speaker: Ji, withdrawn?

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، جب انہیں میری سوچ پہ اعتراض نہیں ہے تو انہیں میری ترمیم پہ کیوں اعتراض ہے؟ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی لیکن Anyhow، evaluate کا کچھ اور مطلب ہوتا ہے، Inspect اور Supervise جو ہے-----

جناب سپیکر: بس چھوڑ دیں جب وہ نہیں مان رہے ہیں تو کیا کرنا ہے؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: ٹھیک ہے سر، آپ کی مرضی، جو کرنا ہے کرلیں۔

Mr. Speaker: Amendment of the honourable Member withdrawn, therefore, original paragraph (h) of Clause 5 stands part of the Bill. Paragraph (a), sorry, sorry original paragraph (b),

دا خنگه (b) ئے لیکلے دے؟ هاں۔ Original Clause 5 stands part of the Bill.

دا هسې وګوره کنه، دا (b) دے که څه دے؟ Typographical mistakes

دی۔ Paragraph (a) and (c) of Clause 5 also stand part of the Bill.

بس د دې هډو ضرورت نشته بیا۔

Clause 6: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 6 stands part of the Bill. Amendment in Clause 7 of the Bill: Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in paragraph

دا اوس څه شے دے (h) دے که (b) دے ؟

Mufti Kifayatullah: Thank you, Sir. I beg to move-----

جناب سپیکر: یو منټ جی، Paragraph (b) of Clause 7 جی۔

Mufti Kifayatullah: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 7, in paragraph (b), after the word and comma 'mental,', the word and comma 'social,' may be inserted.

اس کا جو یہ اوریجنل ہے جی، اگر آپ اس کی طرف توجہ فرمائیں کہ اس کا Principal کیسے ہو گا، Powers and functions میں، یہ اسکا آرٹیکل 7 ہے، اس کے (b) میں یہ کہتے ہیں کہ Principal shall be responsible for providing basic education, technical and vocational training, courses for mental and moral، میں یہاں پر ان کے سماجی پہلو کو اجاگر کرنے کیلئے Social کا لفظ بڑھانا چاہتا ہوں اور چونکہ اس کی بنیاد سماجی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اس میں اس کا اضافہ ہو جائے اور اس کے اضافے سے اس کے حسن میں بھی زیادہ اضافہ ہو۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ Concept ان کا بڑا اچھا ہے جی، لیکن Social as a Subject مجھے یہ بتائیں کہ Subject available تو نہیں ہے It`s not a subject جو آپ کی کتابوں میں As such available ہے How do you make a person social? لیکن ٹھیک ہے جی، مفتی صاحب کا احترام ہے، وہ مان لیتے ہیں جی وہ ان کی امنڈمنٹ۔

Mr. Speaker: Mufti Sahib! The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Paragraph (a), (c), (d), of clause 7 also stand part of the Bill. Clause 8 to 12: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 8 to 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 8 to 12 may

stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 8 to 12 stand part of the Bill. Amendment in Clause 13 of the Bill: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in sub clause (2) of Clause 13 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: I beg to move that in Clause 13, in sub clause (2), for the words “any care home as the Court may deem fit”, the words “District Child Protection Centers” may be substituted.

سر، یہ Clause بنیادی طور پر خواتین Juveniles کے حوالے سے ہے اور جہاں پر خواتین Juveniles کی بات آتی ہے تو اس میں ہم کہیں بھی اس طرح کے الفاظ نہیں استعمال کر سکتے۔ انہیں آپ کہیں بھی Available یا این جی اوز یا کہیں اور جو Any care home اس میں آپ ان کو رکھیں۔ اگر ڈسٹرکٹ کی سطح پر ہماری گورنمنٹ نے خود اس چیز کی منظوری دی ہے اور ڈسٹرکٹ لیول پہ ہمارے پاس District Child Protection Centers ہیں تو ہم اس کا فائدہ کیوں نہ اٹھائیں؟ لہذا میری یہ گزارش ہو گی کہ چونکہ یہ Clause خواتین سے Related ہے اور بڑی Sensitive ہے تو اس میں District Child Protection Centers جو کہ سوشل ویلفیئر کے Under run ہوتے ہیں، اس میں خواتین Juveniles کو Shift کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ ان کی، میں اب دوبارہ کہونگا، سوچ تو بڑی اچھی ہے ان کی، لیکن ہر ڈسٹرکٹ میں جو اس وقت Child Protection Centers، ایک تو Available نہیں ہیں، دوسرا یہ جو Offenders ہیں، Criminals ہیں، وہاں پر تو جو Child Protection Centers ہونگے وہاں پر تو Criminals نہیں ہونگے، لہذا یہ ہے کہ اس میں Court کیلئے بڑی Open discretion ہے کہ In case, there is no such enclosures، enclosures means کہ میں شروع سے پڑھ دیتا ہوں: “13. Detention of female Juveniles.--- (1) Female Juveniles shall be detained in separate enclosure of the Borstal Institution exclusively established for this purpose. (2) In case, there is no such enclosure, they shall immediately be transferred to

یعنی صوبے میں یا کہیں پر بھی ہو، وہany care home as the Court may deem fit.
ادھر پشاور میں ہو بے شک اور جرم اس نے کیا ہو کہیں کوہستان میں، تو وہ یہاں پر لایا جا سکتا ہے۔ تو کورٹ سے Discretion نہیں لینی چاہیئے ہمیں، لیجسلیشن ہماری اتنی Tight نہ ہو کہ اس میں عدالت کے پاس اختیار تنگ ہو جائے۔ تو دوبارہ یہی میری ان سے گزارش ہو گی کہ یہ واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: کورٹ کو زیادہ Restrict نہیں کرنا چاہیئے۔ جی آنریبل ممبر۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، ٹھیک ہے لیکن میں صرف یہ کہنا چاہو نگی کہ وہ مجرم نہیں ہیں کیونکہ اگر بوسٹرل انسٹی ٹیوشنز کا بل بھی یہاں بن رہا ہے تو ان کی بنیادی طور پر ایجوکیشن ٹریننگ اور Mental moral physical development ہو رہی ہے، لہذا اسے قیدی نہیں کہنا چاہیئے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: واپس شو، Withdrawn، withdraw ہوئیں کہ نہیں؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی ہو گئی سر۔

Mr Speaker: The honourable Member has withdrawn her amendment, original sub clause (2) of Clause 13 stands part of the Bill. Sub clauses (1) and (3) of Clause 13 also stand part of the Bill. Clause 14: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 14 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 14 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 14 stands part of the Bill. Amendments in Clause 15 of the Bill: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in sub clause (3) of Clause 15 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I beg to move that in Clause 15, sub clause (3) may be deleted.

سر، یہ کلاز جو ہے، بنیادی طور پر یہ بتاتا ہے کہ اگر کسی Inmate کی عمر اٹھارہ سال ہو جائے یا زیادہ ہو جائے تو اس کو آپ Immediately transfer کرینگے جو جیل ہے، اس میں۔ میرے صرف یہاں پر تھوڑے Reservations ہیں اس کلاز کے حوالے سے کہ اگر ایک بچے پہ یا ایک Inmate پر ہم اتنا Invest کرتے ہیں، اس کی اتنی مطلب ٹریننگ کرتے ہیں، اس کی Skill development کرتے ہیں، اس کو ایجوکیشن Provide کرتے ہیں، اس کی اصلاح کرتے ہیں، اٹھارہ سال کی عمر کے بعد آپ فوراً اس کو

جیل بھجوادیں تو جیل میں کونسے پی ایچ ڈی ڈاکٹرز ملیں گے، کونسے اس کو سکالرز ملیں گے، کونسے پروفیسرز ملیں گے کہ جو اتنا گورنمنٹ نے اس پر Invest کیا ہے، وہاں وہ Sustain کریگا؟ اس حوالے سے اگر گورنمنٹ کے پاس، میں سمجھتی ہوں کہ اگر اس کے نعم البدل کے طور پر کوئی دوسرا آرٹیکل ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تو اس کو Delete ہی کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ایسا ہے جی کہ جب 18 years کا ایک Juvenile جو ہے، وہ 18 years کے بعد، Juvenile offender جو ہے، اٹھارہ سے پہلے وہ Juvenile offender نہیں ہوتا ہے، اٹھارہ سال کے بعد وہ Offender ہو جاتا ہے۔ مطلب ہے The grown up man now, he is different اور یہ ہے کہ قانون میں جو Leniency ہے، وہ Juvenile Justice System Ordinance کے نیچے ہے، یہ ساری Leniency، ہم یہ قانون جو بنارہے ہیں، وہ بھی اس Leniency اور ان Parameters کے نیچے یہ قانون بنایا گیا ہے تو جب آپ کو جو Main law سے جو Enabling provisions ہیں اس فیڈرل لاء کی، اس سے ہم باہر نہیں نکل سکتے اور یہ جب 18 years کا ہو گیا تو بس اس نے Cross کر لیا تو پھر He is a grown up man. He should go to the jail، جو Proper وہ Deserve کرتا ہے۔ تو یہ میرے خیال میں ہم سپورٹ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: یہ جو ابھی فیڈرل گورنمنٹ کہتی ہے کہ جلدی صوبے اپنی وہ بنائیں اس پہ، تو یہ وہی اس کا پراسیس ہے نا، پرسوں بھی میڈیا میں بہت بڑا بڑا بیان آیا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جب ہم شروع میں آئے تھے، میں نے خود، بلکہ To be honest میری بڑی دلچسپی تھی ان چیزوں کے ساتھ، اس میں میں ضرور Mention کرونگا کہ SPARK ایک ادارہ ہے کہ ان سے بھی ہم نے Input لیا تھا اور پھر ہوم ڈیپارٹمنٹ، لاء ڈیپارٹمنٹ نے ملکر یہ بنایا لیکن یہ باقی صوبوں میں ہے، سندھ میں ہے، پنجاب میں مجھے نہیں پتہ لیکن پہلے بننا چاہیئے تھا، یہ بہت سے انسٹی ٹیوشنز بڑے عرصے سے ہیں لیکن ہمارے اس صوبے میں یہ نہیں بنا تھا، بننا چاہیئے تھا، اب بھی لیٹ ہو گیا لیکن چلیں دیر آید درست آید۔

جناب سپیکر: جی Withdrawn، جی بی بی؟

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود): جی لا ء منسٹر صاحب وختی نه، دوئ ته خو ما وختی هم اووئیل ٹھیک ده، دا ډیر ښه انسټی ټیوټ دے او زمونږ ضرورت هم دے د دې خو دوئ اووئیل چې SPARK نو باقی هغه این جی او They are working خو This is basically commission of child protection and a welfare commission چې کوم د دې ځائے نه پاس شوے دے Under section-64، په هغې کښې ډیر Clearly mention دی چې No government or any private agency که Child سره څه Related کوم انسټی ټیوټ کهلاوؤی They have to consult the commission۔ دوئ وختی اووئیل چې دا صرف د Child د Beggers on street ، It is not only the child, the beggar on street, it is a full law for child, any child, whether in jail or in a street, any where, at house, this commission is responsible for in the province, so مونږه دا دغه کوؤ، دیکښې مونږ څه خبره نه کوؤ، This is very good او دا هوم والا راوستے دے، مونږ ورسره Agree کړے دے خو زه صرف دا Clarify کول غواړمه چې د Commission should be consulted۔ شروع کښې هم شازیه بی بی یو دغه راوستو، امنډمنټ، ما خو په هغې خبره و نکړه ځکه چې لا ء منسټر صاحب خبره کوله خو Basically the commission should be consulted for any Director or any person. This is the section under section 12 of the law and under 64, section 64 of the law چې Any child institute, very specific in that law, so تاسو که دا وایئ ټھیک ده مونږه خو این جی اوز سپورټ کوؤ SPARK is the one who will supporting that during چې مونږ ل۔جسلیشن کوؤ د دغه د پاره، د کمیشن د پاره خو Now it's a Provincial Commission چې کوم د ګورنمنټ دغه دے او Not only NGOs, every one should consult the commission، نو ګورنمنټ چې کوم انسټی ټیوټ کهلاوؤی After that چې کوم لا ء د دې ځائے نه پاس شوې ده نو هغه به خامخا کینسل کیږی نو دې لا ء کښې مونږه ته څه دغه نشته، مونږ پخپله دوئ سره ناست یو او مونږ دوئ سره بیا لا ء جوړه کړې ده خو Clarification ما کول غوښتل جی۔

جناب سپیکر: بی بی، هغه 29 لړ اووایه کنه، دا خو Over riding effect دا Act to over ride other laws، دا 29 لړ وګوره۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: بالکل سر، که تاسو ما ته موقع راکړئ نو زه به تاسو ته هغه Concerned section هم اووایم۔ سیکشن 12 وائی چې:

The commission should establish and recognize any child protection institute in the province. The mandate of the commission, to review all provincial laws and develop new laws on child related matters. دا Mandadeهم د کمیشن شو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سیکشن 64 وائی: No government or private agency establish any child institute without prior approval from the commission.

جناب سپیکر: بنه ټهیک شو۔

وزیر برائے سماجی بہبود: دا ما چې وختی راهسې دغه کولو نو هم په دې وجه باندې مې کولو جی چې دا Over riding effect دے، دا په Duplication کښې روان دے یو شے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: زمونږه جی سوشل ویلفیئر منسټرې صاحبې خنګه ګزارش وکړو، هغوی احکامات جاری کړل، زمونږ ایجوکیشن هم وشو۔ داسې ده جی چې دا خو لا لیجسلیشن دے، چې کله بیا هغه ډائریکټر لګی، هغې باندې هغې کښې به بیا خنګه ما اووئیل چې هوم ډیپارټمنټ ته مونږ انسټرکشنز ورکړو چې دوئ سره به خا مخا کوآرډینیشن کوی، هغه خو وروستو خبرې دی، اول خو چې لیجسلیشن، قانون سازی خو وکړو، ډائریکټر کومه محکمه لګوی کومه نه لګوی، دا خبرې وروستو دی، Child protection او بیا Juvenile دا ټولې خبرې به پکښې بیا وروستو کوؤ، نو اوس خو دوئ، بهرحال زه څه وئیلے شم او شازیه بی بی ته دا وایم چې یره دا مهربانی وکړئ واپس واخلئ۔

جناب سپیکر: Implementation ته چې لاړ نو بیا به پکښې نورې۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: هغه بیا وروستو خبرې دی چې یره سوشل ویلیفئر کوی، هوم کوی، څوک کوی۔

Mr. Speaker: Ji, Shazia Bibi, Withdrawn?

محترمه شازیه طہماس خان: جی بالکل Withdraw کوم خو په دې دغه باندې چې-----

Mr. Speaker: The motion before the House is,

دا بیا پکښې * + پریږده-----

محترمه شازیه طہماس خان: سر، ما بله خبره کوله، سر، تاسو وا خو وړئ کنه۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: هاں جی، دیکښې خو ستاسو نشته، دیکښې خو دا یو هغه دے، ودریږئ جی که دې پسې وی نو-----

(شور)

مفتی کفایت اللہ: دا خو شته-----

جناب سپیکر: نو بیا خو د هغوی هغه هم واخلو کنه۔ نه د هغې پوره کلاز Delete کولو، او کنه مفتی صاحب، تهینک یو، دا بنه ده چې خواری کوئ لږ، هاں جی۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! دا تاسو وګورئ۔

جناب سپیکر: هں جی؟

جناب عبدالاکبر خان: دے وائی خو هغه خو-----

جناب سپیکر: او، او جی۔

جناب عبدالاکبر خان: هغه امنډمنټ خو د پندره نه سیوا نه ساتم۔

جناب سپیکر: دا امنډمنټ د هغې سره Contradictory دے۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی آنریبل، قاضی صاحب! فتویٰ دے رہے ہیں؟

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

قاضی محمد اسد خان(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): نہیں سر، میں گزارش کر رہا تھا کہ یہ جو آپ نے * + کا لفظ استعمال کیا ہے، اگر اس کو ریکارڈ سے حذف کروادیں تو-----

جناب سپیکر: کیا کہا ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، آپ نے کہا کہ یہ جو بات * + -----

جناب سپیکر: * + برا لگا ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں کہتا ہوں سر، اس کو حذف کرادیں کیونکہ امنڈمنٹ ایم پی ایز لاتے ہیں، تو پھر * + کا لفظ-----

جناب سپیکر: تو کیا کریں، اس کو Delete-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس کو حذف کریں، جی Deleteکریں، Expungeکریں۔

جناب سپیکر: Expungeکریں، Expungeکریں، قاضی صاحب کا فتویٰ آگیا تو جو----

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): دا * + دے کنه۔

جناب سپیکر: هں؟

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): خو یو یو ټکے پکښې اخوا دیخوا کوی، دوئ کوم داسې روغې فقرې راولی خو یو یو ټکې وی نو * + شو کنه۔

جناب سپیکر: دا زمونږه پښتو بل رنګې ده او د دوئ بل رنګې ده کنه۔ ہاں جی، یہ قاضی صاحب ایسا لاڈلا ہے، لاڈلے کی ماننا پڑے گی۔ جی مفتی صاحب، ستاسو څه رائے ده جی؟

Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in sub clause (3) of Clause 15.

Mufti Kifayatullah: Thank you, Mr Speaker. I am going to withdraw my proposed amendment in respect of Law Minister`s good behavior in legislation.

Mr Speaker: Amendments, both the amendments withdrawn. Original sub clause (3) of original Clause 15 stands part of the Bill.

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

Clauses 16 to 29 of Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in 16 to 29 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 16 to 29 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say. 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

.Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 16 to 29 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بورسٹل انسٹی ٹیوشنز، مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: Honourable Minister for Law on behalf of the Chief Minister, to please move for passage of the Bill.

Barrister Arshad Abdullah (On behalf of Chief Minister): Thank you, Mr. Speaker. I urge this august House that the Khyber Pakhtunkhwa, Borstal Institutions Bill, 2012 may be passed. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that Khyber Pakhtunkhwa, Borstal Institutions Bill, 2012, as amended, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

(Applause)

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، اگر اجازت ہو۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب! لیکن پہلے میں ان معزز اراکین کا بھی شکریہ ادا کرونگا کہ قانون سازی میں حصہ لیتے ہیں اور لاء منسٹر صاحب بھی Leniency سے کام لیتے ہیں جس میں تھوڑی سی گنجائش ہو۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں سر، تمام ہاؤس کا بہت شکر گزار ہوں، یہ میری خواہش تھی بڑے عرصے سے بوسٹرل انسٹی ٹیوشنز۔۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت برخاست شدہ ملازمین (تعیناتی)، مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Sacked Employees (Appointment) Bill, 2012 may be taken into consideration at once.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ جی۔ میری بات ذرا رہ گئی تھی، میں ہاؤس کا بہت شکر گزار ہوں اور پھر خصوصاً شازیہ بی بی کا اور مفتی کفایت اللہ صاحب کا کہ انہوں نے دلچسپی لی اور بڑے اچھے ماحول میں قانون سازی ہوئی اور میری بڑی خواہش تھی، شروع میں جب ہم گورنمنٹ میں آئے لیکن لیٹ ہو گیا، ایک بل بہت پراسیس سے نکلتا ہے تو اچھی بات ہے کہ آج اس صوبے میں ایک یہ Facility مل گئی Juvenile offenders کو اور میرے خیال سے کافی خوش آئند بات ہے۔

I wish to present before this august House, the Khyber Pakhtunkhwa, Sacked Employees (Appointment), sorry, I move that the Khyber Pakhtunkhwa, Sacked Employees (Appointment) Bill, 2012 may be brought into consideration at once. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Sacked Employees (Appointment) Bill, 2012 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say. 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ کلاز 7 میں ایک-----

جناب سپیکر: کونسی کلاز میں؟

جناب عبدالاکبر خان: یہ کلاز 7 میں ہے جی، بس سر، ایک بہت معمولی امنڈمنٹ ہے کہ جو Six months لکھا ہے اس کو Thirty days سے Substitute کیا جائے۔ یہ کلاز 7 میں آپ دیکھیں:

A sacked employee may file an application to the concerned department within a period of six months.

اب جناب سپیکر، میں چاہتا ہوں کہ یہ Six months تھوڑا سا پیریڈ لمبا ہے جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: Amendment as such تو Written میں کوئی نہیں آئی لیکن میرے خیال میں ہم نے Verbally ان کے ساتھ، بشیر بلور صاحب نے Agree کیا ہے، ہم سب نے

We want to ،کاپیریڈ ہے Six months ہے،اس میں Agree کیا ہے کہ یہ جو ان کی کلاز 7 لیا ہے، خصوصاً Collectively decision وہ ہم نے ،bring that down to thirty days بشیر بلور صاحب نے۔

جناب عبدالاکبر خان: اگر امنڈمنٹس، اگر گورنمنٹ بل لاتی ہے تو اگر ہاؤس پاس کریگا تو یہ Amend ہو جائیگا۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: یره زما ریکویسټ په دیکښې دا وو چې دا دوئ چې کوم بل پیش کړے دے، په دیکښې اوس د اے این پی دور کښې چې کوم ملازمین وتلی دی، هغه دې هم شامل شی په دیکښې ځکه چې هغه قابل رحم دی، قابل غور دی او بل طرف ته چې جی دوئ دا کوم بل پیش کړے دے، ما Already په دیکښې امنډمنټ ورکړے دے، دا اوس مختلف Dates کښې، په ډی آئی خان کښې 1600 employees وتلی دی، دا ټولو ته پته ده، مونږ وایو چې په دیکښې شامل شی۔ بل جی دا ده چې دوئ دا کوم بل پیش کړے دے په دیکښې، دا سندھ غوندې، د پنجاب په طرز باندې د دوئ Introduce کړی، په هغه طریقه د شامل کړی ځکه چې دیکښې دوئ بحالی نه ده لیکلې، دوئ به نوی اپوائنټمنټس کوی، نو دا چې کوم کسان، Untrained خلق وتلی دی، بیا کوم کنټریکټ وتلی، دا قسم خلق چې کوم دی، دا ټول د په دیکښې شامل شی چې په یو Push باندې هغه وشی۔ زمونږ دا ریکویسټ دے، Already زمونږ دا امنډمنټ جمع دے اسمبلی سیکریټریټ کښې۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب څه خبره کول غواړی خو In time amendments تاسو نه دی راوړی ګنی پکار ده هغه بله ورځ دا پیش شوے وو چې تاسو In time amendments راوړی وے----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ودریږه، پریږده مشر به خبره وکړی، لږ دا یو خو خبرې به وکړی بیا به پراسیس روان کړو جی۔ آنریبل اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه۔ ما جی وئیل چې چونکه دا ډیره یو سیریس غونډې مسئله هم ده، یقیناً صوبائی گورنمنټ ته به هم پکښې پریشانی وی ځکه چې ډیر زیات Employees دی خو په دیکښې جی فیډرل گورنمنټ یو فیصله کړې ده او زما خیال دے هغوی په سندھ کښې او په نورو صوبو کښې هم کیدے شی په هغې باندې عمل شوے وی چې دا کوم Employees دی، ما وئیل چې که چرته دوئ او دا زمونږه ممبران لږ کښینی او په دې باندې خپلو کښې خبره وکړی نو بیا به دا وی چې داسې یو لائن غونډې به ئے جوړ شی چې دا کوم د دې خلقو لږ څه Rights دی، هغې ته به هم وگوری او دې ته به هم ضروری گوری چې یره دلته به اوس زما په صوبه باندې داسې بوجھ راځی چې هغه سبا د دې صوبې دغه نه وی او بل دغه هم دے جی چې دیکښې خو داسې کار شوے دے چې وائی چې د یو کار نه ځان خلاص کړه او چې نور ښوک بیا راځی، بیا به هغه ورسره گوری۔ نو زمونږه خو داسې دی چې د دې ذمه داری هر وخت په هر چا باندې ده۔ که چرته دا گورنمنټ دے، د دې نه بعد چرته وی چې مونږ داسې فیصلې وکړو چې هغه قابل عمل هم وی، په هغې کښې صوبې ته هم نه وی او د هغې خلقو حق تلفی هم نه وی نو په دیکښې به زما دا گزارش وی چې که چرته عبدالاکبرخان دے او دوئ دی او زمونږ به یو دوه کسان، دوئ به کښینی او په خپلو کښې د لږ په دې باندې داسې دغه جوړ کړی چې کم از کم د هغې خلقو حق تلفی هم نه وی او پراونشل گورنمنټ ته هم داسې بوجھ غونډې نه وی چې ترمینځ لاره راووباسی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شو جی۔ دا چې کله دا بل پاس شی، وروستو بیا د دغه نه پس کښینی جی۔ عبدالاکبر خان! تاسو پارلیمانی لیډران، دا مشران کښینئ، دا تاسو پخپله ورته جرگه وایئ، دا اسمبلی جرگه ده چې بله ورځ تاسو، دې مخکښې هفته کښې ټول کښینئ او دا هم دی او یو شے دوه نور هم دی چې هغه تاسو ته مشرانو ته ریفر شوے دے په هغې کښې به اوس ستاسو ناسته ضروری وی۔ دا خامخا دې راتلونکې هفته کښې، گورنمنټ ته به هم زما دغه وی چې تاسو۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: دا Wind up کوۀ ثاقب خان، دا پریږدئ دا خو ختموۀ جی۔ تاسو به مخکښې هفته کښې، یو ورځ به، اسمبلی به Co-ordinate کړی، ورځ به کیږدی نو که درانی صاحب پخپله وی نو ډیر به ښه وی، یو دوه درې ایشوز داسې دی چې هغه لږ غټ دی، په هغې کښې به ستاسو د قابلو (مداخلت) دا خو ختموۀ کنه جی۔

جناب بشیر احمد بلور{سینئر وزیر(بلدیات)}: محترم سپیکر صاحب، دا ټول ناست وو د هغې نه پس دا مونږه تقریباً څلور کاله دوئ عاجزان لوغړیدل، نو دا خو اعتراض نه دے دا مفتی کفایت الله صاحب په فلور آف دی هاؤس دا خبره کړې وه چې دا Sacked ملازمین د زر تر زره بحال شی نو مونږه یو کار کوۀ په هغې کښې دوئ وائی چې تاسو ولې کوئ، افسوس په دې۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه ولې کوئ، داسے نه وائی۔

سینئر وزیر(بلدیات): نو دا اوس بیا تاسو Delay کوئ او بیا به ئے کمیټی ته لیږو۔

جناب سپیکر: نه دا نه Delay کیږی۔

سینئر وزیر(بلدیات): دا پاس کړئ، بیا به ګورو چې څه کیږی۔

جناب سپیکر: نه دا Delay کیږی نه، دا ختموۀ جی۔ زه ستاسو په خبره پوهه شوم، یو دوه نور هم دی، هغه هم ریفر شوی دی تاسو ته،Elders ته۔ Since no Matter amendment has been, verbal amendment راغلو کنه، دې هاؤس نه به تپوس وکړو، دې کلاز 7 کښې چې دا Verbal amendment کوم عبدالاکبر خان هاؤس ته راوړو، دا تاسو منئ؟

اراکین: او۔

ملک قاسم خان خټک: دیکښې جی ما امنډمنټ راوړے دے، سیکرټریټ ته مې ورکړے دے۔

جناب سپیکر: نه دے راغلے ماته، کله د راوړے دے، کله د راوړے دے؟

ملک قاسم خان خټک: درې ورځې مخکښې۔

جناب سپیکر: گوره جی د امنډمنټ د راوړو دوه ورځې وی۔

ملک قاسم خان خٹک: ما سیکرټریټ ته ورکړے وو۔

جناب سپیکر: په کومه ورځ؟ هغه نه دے راغلے، سیکرټریټ وائی چې نه دے راغلے۔ گوره ملک صاحب، ته چې په خبره پورې اونخلې نو نختې ئې بیا۔ ته خو زمونږه اشنا ئې نو ته په خبره، نن د ورکړے دے گوره۔

Since no amendment in Clause 1 to 6 and Clause 8 to 10 has been moved by any honourable Member, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 6 and Clauses 8 to 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 6 and 8 to 10 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill. Clause 7 also, as amended, -----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اگر آپ یہ ہاؤس کے سامنے پیش کر دیتے تو ٹھیک-----

جناب سپیکر: ماخو هاؤس نه تپوس وکړو کنه نو بیا پکښې څه دی؟ او جی دا خو Already پاس شوے دے نو د هغے بیا ضرورت څه دے؟ Passage Stage-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا خو پیش شوے نه دے جی۔

جناب سپیکر: نه دا بل Passage Stage راغے، هغه خو Already Clause 7، آنربیل لاء منسٹر صاحب----

وزیر قانون و پارلیمانی امور: Initially Sir, verbal amendment مونږه Move کړو چونکه نور امنډمنټس نه وو نو مونږه ډائریکټ (7) کښې امنډمنټ Move کړو، هغه هاؤس نه تاسو تپوس هم وکړو او دا Accept شوے دے۔ زما خیال دے بل حاجت نشته۔

Mr. Speaker: Clause 7 already has been moved and passed by the House. Now I think there is no need of repetition.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ یہ بتادیں۔

جناب سپیکر: میں تو بڑے Clear لفظوں میں بول رہا ہوں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت برخاست شدہ ملازمین (تعیناتی)، مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: Honourable Minister for Law, to please move for passage of the Bill.

Minister for Law: I ask this august House that the Khyber Pakhtunkhwa, Sacked Employees (Appointment) Bill, 2012 may be passed. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Sacked Employees (Appointment) Bill, 2012, as amended, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

(Applause)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، تین چار سال سے اس بل کے بارے میں کوشش کر رہے ہیں جو آج پاس ہو گیا۔ اس کے بارے میں کچھ بولنے کی اجازت دیں تو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بالکل بولیں، آپ کا اپنا ہاؤس ہے، کون منع کر سکتا ہے؟ آنریبل بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، ستاسو او د ټول هاؤس ډیر زیات شکر گزار یو چې نن ډیر لیجسلیشن وو او ډیر بنه ټائم کښې مونږ ټولو لیجسلیشن وکړو او خاصکر د اپوزیشن او اپوزیشن لیډر صاحب او د ټول هاؤس۔ سپیکر صاحب، دا کوم وخت چې د پیپلز پارټئ گورنمنټ راغلو نو اعلان ئے وکړو چې ټول Sacked ملازمین چې دی، هغه د بحال کړے شی نو مرکز دا اعلان وکړو نو مونږ بیا مرکز ته Approach وکړو چې دا مونږ کوم وخت حساب وکړو نو 1.5 بلین روپیز په دې زمونږ په دې صوبې باندې بوجھ راتلو نو مونږ فیډرل گورنمنټ ته ریکویسټ وکړو چې تاسو مهربانی وکړئ دا پیسې مونږ ته راکړئ چې مونږ دا غریب خلق دی چې تاسو کوم اعلان کړے دے، هغه مونږ Implement کړو خو بد قسمتی دا وه چې هغوی وائی چې مونږ سره فنډ نشته او مونږ پیسې نه شو ورکولے۔ دا زمونږ صوبه ده چې دیکښې دومره لوئے تعداد کښې خلق چې دی، هغه وتی وو، تقریباً پانچ هزار نه تین هزار پورې، باقی یو صوبه کښې هم داسې نه دی شوی۔ پنجاب کښې خو د هغوی خپل حکومت وو،

هغوی خپل خلق اخستی وو نو څوک ئے نه دی ویستی۔ سندھ کښې صرف چار سو کسان وو، هغه چار سو کسان سندھ حکومت په یو آرډیننس کښې وکړل۔ بلوچستان هډو کمیټی نه ده جوړه کړې دې باندې، هلته به څوک نه وی۔ زمونږ واحد دا صوبه ده چې دومره لوئے خلق چې دی، هغه زوړ حکومت ویستی وو، په هغې کښې مونږ کیبینټ کمیټی جوړه کړله، عبدالاکبر خان صاحب وو، فنانس منسټر وو، زمونږ میاں صاحب وو، هغې کښې مونږ تقریباً ډیر زیات خواری وکړله او زه شکر گزار یم د دې خپل د Sacked Employment د مشرانو نه هم چې هغوی سره مونږ کښیناستو، مونږ ورته وئیل چې دا کومې پیسې چې دوئ بنائی دا ټولې دا مونږ نشو پوره کولې، نو دا حکومت بیا فیصله وکړه چې مونږ کوم چې دا نن ایکټ پاس شو، دا بل چې ایکټ شو نو دا په دې ډیر میټنگونو نه پس تاسو ته پته ده دا بیوروکریسی هم، بیوروکریسی هم ډیر زیات دیکښې خپل Ifs and buts به کولو خو مونږ بیا هم ډیر په ښه طریقې سر دا شے راوستو او په دې فخر کوؤ چې دا دې حکومت ته یو کریډټ دے۔ دې فلور آف دی هاؤس ما یو دوه خبرې کړې وې، یو ما دا وئیلی وو چې زمونږ د حکومت پالیسی دا ده چې مونږ پانچ پرسنټ نه دس پرسنټ تیل او د گیس اعلان کړے وو نو زمونږ دلته دوستان پاځیدلی وو چېWhat about the Hydle generation، د هغې چې کوم انکم دے هغه هم، نو شکر گزار یم هلته هاؤس ته ما دا وئیل چې انشاءالله هم دا حکومت، د هائیډل پاور چې کومې پیسې دی، دا به مونږ انشاءالله Five نه Ten کوؤ، نو تاسو ته به یاد وی چې وزیر اعلیٰ صاحب فلور آف دی هاؤس دا اعلان کړے وو چې مونږ داFive نه Tenکوؤ نو دا هم مونږ د دې هاؤس چې کومې خبرې کړې وې، خدائے فضل سره دا هم یو ډیره لویه خبره وه چې دا هغه وخت مفتی کفایت صاحب خپل بجټ تقریر کښې دا وئیلی وو چې دا Un employed خلق ناست دی او د دوئ عاجزانوSacked ملازمینوچې دی، دا غریبان خلق دی، هغه وخت کښې هم ما داعرض کړے وو، د دوئ په خدمت کښې چې انشاءالله، تا پینځه کاله حکومت کړے دے، تا نه دی کړی، تا بحال کړی نه دی خو انشاءالله زمونږه دا حکومت چې دے، دا به بحال کوی نو مونږ نن په دې فخر کوؤ چې هغه یو خبره چې مونږ کړې وه، هغه مونږ پوره کړله، نو زمونږ دا

ایمان دے چې مونږ غواړو چې زمونږ صوبه کښې زیات نه زیات خلقو ته روزګار ملاؤ شی، زیات نه زیات خلقAccommodate شی۔ دا بالکل منو چې مهنګائی ده خو دا هم عرض کوم چې سپیکر صاحب، حکومت ټول خلق نه شی نوکران کولے، کوم خلق چېPrivate entrepreneur، پرائیویټ بزنس مین، پرائیویټ کارخانه دار رانشی نو دې باره کښې زما تاسو ته یو خواست دے چې لیډر آف دی اپوزیشن صاحب، عبدالاکبر خان او مونږ ټولو پرې دستخطونه کړی دی چې دا خپلې خبرې دوئ وکړی نو ماته به یو پینځه منټه راکوئ زه به یو قرارداد تاسو ته هم ما یو کاپی ورکړې ده چې هغه قرارداد پیش کړو چې دلته زمونږ دې صوبه کښې بزنس زیات شی، خلق کار زیات وکړی چې مونږ دلته دې خلقو ته روزګار هم ورکړو۔ ستاسو شکرګزار یم، د دې هاؤس یو ځل بیا شکرګزار یم چې دوئ مهربانی کړې ده او دا ئے راله پاس کړے دے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں آپ کا، لاء منسٹر صاحب کا اور ساری حکومت کا، سارے ممبران کا مشکور ہوں اور یقین کیجئے جناب سپیکر کہ آج سے چار ساڑھے چار سال پہلے جب یہ بات ہم نے اور اسرار خان، ایک دو اور ممبرز نے یہاں پر فلور آف دی ہاؤس پر اٹھائی تھی تو ہمیں یقین نہیں تھا کہ ہم اس میں کامیاب ہونگے لیکن ہم نے ان لوگوں کی، ان غریبوں کی، جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور جن کو ایک قلم سے، ایک آرڈر سے ان سب لوگوں کو گزشتہ حکومت میں، نواز شریف صاحب کی حکومت میں جب پیپلز پارٹی کی حکومت ختم ہو گئی تو انکو نکالا گیا تھا جناب سپیکر، بغیر کسی گناہ کے، بغیر کسی غلطی کے، فیڈرل گورنمنٹ میں بھی نکالا گیا تھا اور صوبوں میں بھی نکالا گیا تھا اور میں آج یہ فخر سے کہتا ہوں کہ اس اسمبلی نے جو آج یہ بل پاس کیا ہے، صوبوں میں یہ واحد اسمبلی ہے، یہ واحد اسمبلی ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ جس نے یہ جوReinstatement کا جو بل ہے، یہ پاس کیا ہے، سندھ نے اگر تین چار سو کئے وہ، صرف Executive order سے کئے ہیں، وہاں پر کوئی لیجسلیشن نہیں ہوئی اور Executive order کسی وقت بھی واپس لیا جا سکتا ہے لیکن یہ پاکستان میں واحد اسمبلی ہے، صوبائی اسمبلیوں میں، جس نے جو ہے (تالیاں) ان ہزاروں لوگوں کو آج ان کے مستقبل اور ان کو کوئی امید کی کرن دے دی جناب سپیکر اور جس طرح بشیر صاحب نے کہا کہ اس میں ہم نے

فیڈرل گورنمنٹ سے بھی کوشش کی کہ اگر ہمیں وہ ڈیڑھ دو ارب روپے مل جاتے تو شاید ہم بھی اسی طرح کی قانون سازی کرتے کہ جس طرح فیڈرل گورنمنٹ نے کی ہے کہ ان کو Back benefit دے سکتے تھے لیکن چونکہ صوبے کی فنانشل پوزیشن ایسی نہیں تھی کہ ہم ان لوگوں کو Back benefit دے سکتے تھے، تو ہم نے ان کے نمائندوں سے بات کی اور وہ ہمارے ساتھ Agree کر گئے کہ ہم جی Back benefit نہیں لیتے، پھر ان کی Age کی Relaxation کا مسئلہ بھی آگیا، چونکہ سولہ سال درمیان میں گزر گئے تھے جناب سپیکر، مجھے یقین ہے کہ آج وہ ہزاروں خاندان انتہائی خوش ہونگے جو سولہ سال سے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے تھے اور جو اس سے ناامید ہو چکے تھے۔ مجھے معلوم ہے جناب سپیکر کہ Legislation hundred percent perfect نہیں ہو سکتی اور نہ ہوتی ہے، یہ غلطیاں، کمی بیشی، وہ سب ہوتی ہیں اور تب ہی تو لیجسلیشن میں، تب ہی تو قانونوں میں ترمیمیں آتی ہیں کہ اس میں کچھ کمی بیشی ہوتی ہے، مجھے یقین ہے کہ اس میں بھی اگر کوئی ایسی بات ہو گی جس طرح آپ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے، تو ہم پھر اس میں بیٹھ سکتے ہیں، اس میں ترمیم لا سکتے ہیں، اس میں کچھ اچھا کر سکتے ہیں، کچھ کم کر سکتے ہیں لیکن جناب سپیکر، اس وقت جو ہزاروں لوگ آپ کو، آپ کے ایک Yes نے کہ جب منسٹر صاحب نے اس کو Passage کیلئے ڈالا اور یہ ایکٹ بن گیا، انشاء اللہ تعالیٰ گورنر صاحب اس کو جلدی Assent دیں گے اور مجھے یقین ہے کہ ان لوگوں کو پھر روزگار ملے گا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔ اسرار اللہ خان فرسٹ۔(قائد حزب اختلاف سے) تاسو بہ جی Winding up بیا وکڑئ۔ جی اسرار اللہ خان۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: (قائد حزب اختلاف سے) تاسو بہ ئے Conclude کڑئ۔ سر، میں مشکور ہوں اور جس طریقے سے یہاں پہ بات ہوئی ہے کہ جس وقت ہم یہ کاوش کر رہے تھے تو اس کے امکانات کافی معدوم تھے کہ یہ Legislation through ہو جائے گی کیونکہ سر سیاست بڑا بے رحم کھیل ہے اور اس میں اگر دیکھا جائے تو 1996 میں جو اسمبلی ممبران تھے یا ان کے رشتہ دار یا ان کے قریبی عزیز، ان میں سے چند ایک ایسے لوگ ہیں جو کہ اس اسمبلی میں بھی موجود ہیں اور اگر دیکھا جائے تو اس وقت جو چیف منسٹر تھے، ان کا تعلق پیپلز پارٹی سے تھا۔ عام تاثر یہی تھا کہ اگرچہ یہ Coalition

ہے لیکن جن کی گورنمنٹ ہے، چونکہ اس وقت وہ اپوزیشن میں تھے تو شاید یہ government Legislation through نہ ہو لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کریڈٹ اس مخلوط حکومت کو اور خاصکر آنریبل بشیر بلور صاحب کو، عبدالاکبر خان صاحب کو، لیڈر آف دی اپوزیشن کو اور باقی ان تمام ساتھیوں کو جاتا ہے کہ جنہوں نے کاوشیں کی ہیں اور جنہوں نے اس لیجسلیشن کو Through کرایا ہے، بالکل اس میں اب بھی کچھ نکات ایسے ہونگے جن پہ بات ہو سکتی ہے لیکن کم از کم ان کو ایک حق مل گیا جس طریقے سے سرپلس پول ہے، وہاں پہ ملازمین ہیں، ان کا ایک طریقہ کار بنا ہوا ہے تو جو بھی گورنمنٹ آئے، وہ ان کو کھپانے کا جو ان کے پاس ایک مینڈیٹ ہے، اسی طریقے سے اگر ہم دیکھ لیں کہ جو ریٹائرڈ ملازمین ہوتے ہیں، ان کا بھی ایک اپنا کوٹہ ہوتا ہے، Disabled لوگ جو ہوتے ہیں، ان کا بھی ایک اپنا کوٹہ ہوتا ہے تو انشاء اللہ ان ملازمین کو جو کہ Sacked ہیں، یہ ایک ہی دن Appoint نہیں ہونگے لیکن کم از کم ان پہ ایک دروازہ کھل گیا ہے، امید کی ایک کرن ان کو نظر آرہی ہے اور میں سر پرامید ہوں کہ انشاء اللہ جس طریقے سے اس پہ کام ہوا ہے اور اس کی اگر ایک Oversight committee ہو جائے، کیبنٹ کی ہو یا پارلیمنٹ کی ہو تاکہ جلد از جلد اس پراسیس کو مکمل کرلے۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن، اکرم خان درانی صاحب۔ ابھی ان کو فلور دے دیا ہے جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه. محترم سپیکر صاحب، یقیناً ډیره د خوشحالئ خبره ده چې رو رو د وخت سره جمهوری خلق هم Mature کیږی او فیصلې هم داسې راځی چې څنګه د جمهوریت تقاضه وی او عوام هم دا غواړی چې زمونږ جمهوری خلق چې دی، هغوی داسې فیصلې وکړی چې هغه د عوامو په مفادو کښې وی، مونږ په هغې حالاتو پسې نه ځو چې تیر شوی حکومتونه وو، په هغې کښې به داسې وشول چې یو پارټی به خلق بهرتی کړل او چې د بل چا حکومت به راغے نو هغې به خامخا دا اسرار وو چې د دې کریډټ چې دے، د هغه دې ګورنمنټ ته ځی نو هغه به شروع شو هغه خلق به ئے ویستل او بیا به دا هم وو چې سیاسی خلقو به د یو بل پېښې نیوې چې د چا حکومت به وو، کوشش به ئے دا وو چې دا وخت نه شی پوره او د خلقو په چکرو او د ادارو په دغه که به راغلل او هغه خپل جمهوری حکومتونه به ئے په دوه کاله، په دوه نیم کاله کښې ختم کړل، زه خو اوس وایم چې دا اوس وخت چې دے او دعا به غواړو چې دا راتلونکے وخت چې دے چې دا سیاسی خلق پخپله دا خپل ځان

وپیژنی او هغه فیصلې چې د نورو خلقو په اشارو باندې کیږی، هغه فیصلې دوئ هلته نه کوی او خپلې فیصلې په دغه ملک کښې کیږی، عوام هم دا غواړی او یقین وساتئ چې که چرته درې ځله پینځه پینځه کاله په دې ملک کښې جمهوری حکومتونه تیر کړی، دا الیکشن سلسله به هم ټهیک شی او خلق به ووټ هم صحیح استعمالوی او د ښه او د بد پته به هم عوامو ته خپله ولګی چې څوک ښه دی او کوم نه دی، دا په هغې وخت کښې هم جی که تاسو وګورئ زما خیال دے دا د مسلم لیګ نون په حکومت کښې په هغه وخت باندې شوی وو چې دا خلق پیپلز پارټی مخکښې بهرتی کړی دی نو دا د هغې وخت غلطې فیصلې وې او غلط دغه ئے وو، شکر دے اوس هغه ټول خلق چې په هغې باندې به چا غلطې فیصلې کولې، دې وخت کښې مونږ د هغوی نه توقع لرو چې هغوی د یو بل سره اندرونی تعاون کوی او حکومت ته دوام ورکوی چې حکومتونه ختم نشی۔ بشیر خان دلته خبره وکړه، زه خو اختلافی عمر نه چهیړمه، زما دا عادت نه دے، زه خو جوړ والا یم خو زما خیال دے چې دلته د سردار مهتاب صاحب سره د دوئ خلق شامل وو، په دې وخت په حکومت کښې چې دا خلق ویستل شو او هلته چې وو په هغې وخت کښې نواز شریف وزیر اعظم وو او په دې صوبه کښې زمونږ سردار مهتاب عباسی صاحب زما خیال دے وزیر اعلیٰ وو چې دا فیصله راغلې وه او زه هم د دې ایوان په هغه وخت کښې ممبر ووم خو دا ملکی فیصله وه د پرائم منسټر صاحب نه راغلې وه، نن هم د بحالئ خبره کښئ چې ده نو زما خیال دے، د دې کریډټ وفاقی ګورنمنټ ته یقیناً ځی چې هغه دا فیصله وکړه او صوبې ته ئے هدایات وکړل چې تاسو هم په دې باندې عمل وکړئ، دا د ملک د پاره ډیره ښه ده نو مونږه اوس هم وایو چې د دې بحالی چې ده، یقیناً غریبانان خلق دی جی، اوس هم زما چیمبر کښې ځنې ناست دی او ستاسو چیمبر سره هم ما لیدلی دی او زما خیال دے د دې وزیرانو په کورونو باندې هم راغلی به وی دا خلق، نو مونږ خو دا غواړو چې یقیناً دا زمونږ په فرائضو کښې راځی چې داسې بوجه نه وی چې سبا دا صوبه یا د دې صوبې وسائل نه وی او هغه بوجه مونږ برداشت کولے نشو، دغه هر څه چې دی، په مونږ باندې دلته امانت دی خو بیا هم مونږ ته وئیلی شوی چې په دیکښې داسې خلق وی چې کوم Permanent

ملازمین وی، هغوی ته به فائده رسیدلې وی او کیدے شی په دیکښې څه کنټریکټ یا نور خلق وی نو داسې دی چې اوس خو په این ایف سی کښې زما خیال دے پیسې هم زیاتې راغلې دی او زما خیال دے زمونږه غریبی وئیل چې ختمه شوې ده او هائیدل والا پیسې هم ډیرې زیاتې راغلې دی او دا صوبه چې ده مالا مال ده نو اوس بیا هم خیر دے که چرته دوئ کښینی، ما صرف دا خبره وکړه، دا د افهام و تفهیم خبره ده، که چرته مونږ او دوئ کښینی او په خپلو کښې یو حد پورې تلې شی ځکه چې په دې باندې حکومت پوهیږی چې زه چا سره ښیګړه کومه، زما په دې وخت کښې وسائل څه دی او په هغې وسائلو کښې زه د هغوی سره کوم حد پورې تلې شم ځکه چې دا ضروری امر دے چې حکومت خلقو ته د خپل فنانشل او د د خپلو زیات معلومات وی خو بیا هم د دې صوبې خلق دی ځکه چې په دیکښې به پینځه زره شپږ زره خلق وی، درې زره به خوشحاله شی او دونیم زره به، اوس ماسخوتن شی هغه به داسې وی چې کیدے شی چې په کورونو کښې ژاړی چې مونږ په یو ځائے باندې وو، زه به بیا هم د دې کریډټ چې د چا دا کمیټی ده، په دې کمیټۍ کښې ممبران دی او خصوصاً دا زمونږ اسرار الله خان، عبدالاکبر خان، بشیر خان دوئ، مونږه باربار دا خبره کړې وه چې دا خلق به راځی او دا زمونږه خلق دی جی، یقین وساتئ زه همیشه دا خبره کوم چې سرکاری ملازم چې دے، دا د یو پارټۍ ملازم نه وی، دا چې کله ملازم وی، دا پیپلز پارټی کور کښې مشران وی یا خلق یئ وی دا ګورنمنټ ملازم چې دے دا د حکومت وقت ملازم دے او ده ته به مونږ په دې نظر باندې نه ګورو چې د ده تعلق د اے این پی سره دے، د ده پیپلز پارټی سره دے، د ده بل چا سره دے، دا د دې قوم د ملک ملازمین دی، ښیګړه چې څومره ورسره کولې شو، نو زه په دې باندې یقیناً خوشحاله یم چې فائده څومره هم د هغې ته، ښه ده خو بیا هم که چرته دوئ خپل ډیر په ښه انداز باندې کښینی خپلې جولئ ته به وګوری او که چرته مزید څه احسانات د خلقو سره کیدے شی نو دا به د خیر د پاره فیصله وی او بیا هم یو ځل زه دوئ ته مبارکباد ورکوم چې ښه خبره ده او خدائے د وکړی چې مونږ دا خپلې سیاسی فیصلې ټولې دلته په افهام وتفهیم سره کوؤ او د دې ملک د فائدې او د صوبې د مفادو د پاره همیشه ګورو او خپلو خلقو او ملازمینو او ټولو

ته مونږ په دې نظر باندې ګورو۔ زه ستاسو هم شکریه ادا کوم، د دې معزز ایوان هم شکریه ادا کوم چې په دې وخت باندې یو ښکلے غونډې پیغام دے چې څوک ورته منتظر دی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ جی بشیر بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور{سینئر وزیر(بلدیات)}:</u> سپیکر صاحب، زه د درانی صاحب شکر ګزار یم او ډیرې ښې خبرې ئے وکړلې او انشاءالله څنګه چې دوئ وفرمائیل، دا زمونږ دا صوبائی اسمبلی چې ده، مونږ خو همیشه دا جرګه ګڼو، هر یو کار چې مونږ کوؤ، په افهام و تفهیم، په وروروئ کوؤ او زما به دا خواست وی تاسو ته چې هاؤس نه تپوس وکړئ چې زه 240 لاندې 124-----

<u>جناب سپیکر:</u> ودریږئ جی، یو منټ دا یو رپورټ دے، دا Adoption ته اچوؤ بیا دې پسې دغه تاسو کوئ۔

مجلس قائمہ برائے قواعد انضباط وطریقہ کار واستحقاقات 1988 کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Muhammad Zamin Khan, to please move for adoption of the report of Standing Committee No. 1, on Procedure and Conduct of Business Rules and Privileges, 1988.

<u>Mr.Muhammad Zamin Khan</u>: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the report of the Standing Committee No. 1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, with regard to amendment in the rules, already presented in the House, be adopted.

<u>Mr.Speaker:</u> The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 1 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The report is adopted. Janab honorable Bashir Bilour Sahib, first.

<u>جناب محمد زمین خان:</u> جناب سپیکر صاحب، د دې صوبې د غریب اولس د پاره چې دا کوم کار دوئ وکړو، زه دوئ ته مبارکباد ورکوم۔

جناب بشیر احمد بلور{سینئیر وزیر(بلدیات)}: (جناب محمد زمین خان، رکن اسمبلی سے) دا هاؤس ئے ماته را کړے دے او ته لګیا ئې نو-----

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی آنریبل بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر(بلدیات): تاسو ته خواست کوم-----

جناب سپیکر: دا دوه دی جی، دا ستاسو یو بل دے جی، ماته دوه پراته دی، دا کوم یو دے جی؟

سینئیر وزیر(بلدیات): دا Signed چې کوم شوے دے جی۔

جناب سپیکر: دا کوم ډیرو چې پرې کړے دے کنه؟ دا بل د واجد علی خان۔ جی آنریبل بشیر بلور صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

سینئیر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب، زه تاسو ته خواست کوم چې هاؤس ته دا ریکویسټ کوم چې مهربانی وکړی چې دا 240 رول لاندې 124د Suspend کړے شی چې زه دا قرارداد پیش کړم چې کوم دا ټولو مشرانو پرې دستختطونه کړی دی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honorable Ministers / Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honorable Minister / Members, to please move their resolution.

بس یو تن به ئے پیش کړی، زما خیال دے جی۔

سینئیر وزیر(بلدیات): ستاسو هم شکر گزار یم او د هاؤس هم شکرگزار یم چې دا ماته ئے اجازت را کړو چې زه دا پیش کړم۔

قرارداد

(مالیاتی پیکج میں توسیع)

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت، خاصکر وزیر اعظم پاکستان راجہ پرویز اشرف سے اپیل کرتی ہے کہ وہ ہمارے صوبے کے دہشت گردی کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، سابق وزیر اعظم جناب یوسف رضا گیلانی کی جانب سے خیبر پختونخوا کی بزنس کمیونٹی کیلئے تین سال کے مالیاتی پیکج کا اعلان کیا گیا تھا، وعدہ کیا گیا تھا کہ اگر حالات خراب رہے تو اس پیکج کی دو سال کیلئے توسیع کی جائے گی تاکہ اس مالیاتی پیکج کے حقیقی ثمرات بزنس کمیونٹی تک پہنچ سکیں اور صوبے میں معاشی سرگرمیاں فروغ پا سکیں، یہ صوبائی اسمبلی پرزور الفاظ میں وزیر اعظم راجہ پرویز اشرف سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہماری قرارداد پر جلد سے جلد عمل درآمد کیا جائے تاکہ صوبے سے جو سرمایہ باہر جا رہا ہے، اس کو روکا جائے۔ بند کارخانے چلائے جائیں تاکہ صوبے میں بے روزگاری کا کچھ نہ کچھ بوجھ کم ہو جائے اور بزنس کمیونٹی بھی اس قابل ہو جائے کہ وہ اپنے کاروبار کو جاری رکھ سکے۔ میں درخواست کرونگا ہاؤس سے، اور اس پر دستخط ہیں، میں نام ان کے لے لوں: ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن کے دستخط ہیں، عبدالاکبر خان کے ہیں، اس میں مولانا اختر علی صاحب کے ہیں، اپنے گنڈاپور صاحب کے ہیں اور جو بھی یہاں پر موجود تھے، سب لیڈر صاحبان کے دستخط ہیں۔ میری درخواست ہو گی کہ اسکو Unanimously accept کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اپوزیشن کی طرف سے آنریبل اکرم خان درانی صاحب، ایک دو لفظ اگر بولتے ہیں یا پیش کرتے ہیں۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: محترم سپیکر صاحب، آپکا شکریہ۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت خاصکر وزیر اعظم پاکستان راجہ پرویز اشرف سے اپیل کرتی ہے کہ وہ ہمارے صوبے کے دہشت گردی کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے سابق وزیر اعظم جناب یوسف رضا گیلانی کی جانب سے خیبر پختونخوا کی بزنس کمیونٹی کیلئے تین سال کے مالیاتی پیکج کا اعلان کیا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ اگر حالات خراب رہے تو اس پیکج کی دو سال کیلئے توسیع کی جائے گی تاکہ اس مالیاتی پیکج کے حقیقی ثمرات بزنس کمیونٹی تک پہنچ سکیں اور صوبے میں معاشی سرگرمیاں فروغ پا سکیں، یہ صوبائی اسمبلی پرزور الفاظ میں وزیر اعظم راجہ پرویز اشرف سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہماری قرارداد پر جلد سے جلد عمل درآمد کیا جائے تاکہ صوبے سے جو سرمایہ باہر جا رہا ہے اسے روکا جائے، بند کارخانے چلائے جائیں تاکہ صوبے میں بے روزگاری کا کچھ نہ کچھ

بوجھ کم ہو جائے اور بزنس کمیونٹی بھی اس قابل ہو جائے کہ وہ اپنے کاروبار کو جاری رکھ سکے۔ محترم سپیکر صاحب انتہائی اہم ہے اور اس صوبے کیلئے ریڑھ کی ہڈی ہے۔ میرے خیال میں اس سے کوئی اہم بات ہمارے پاس ہے بھی نہیں۔ اس پر میں یہ گزارش کرونگا کہ ایک تو یہ متفقہ ہو اور دوسرا اپنے میڈیا سے گزارش کرونگا کہ وہ بھی اسکو خاص توجہ دے اور اتنا وزن دیدے کہ انکو بھی معلوم ہے کہ اس صوبے میں بالکل کارخانے بند ہو چکے ہیں دہشت گردی کی وجہ سے اور یہاں پر بے روزگاری ہے اور ہم ایک بار پھر اس سے پرزور، اس ہاؤس سے یقیناً مطالبہ کرتے ہیں کہ وزیراعظم فوری طور پر دو سال کیلئے اسکی توسیع بھی کریں اور میرے خیال میں اس سے اہم بات جو کہ یہاں پر ابھی ہاؤس میں لائی ہے، میرے خیال میں اس صوبے کے ہر ایک فرد کیلئے اور میرے خیال میں جو بھی بزنس مین لوگ ہیں، ان کیلئے نہیں ہے بلکہ اس صوبے کیلئے انتہائی ضروری ہے، اس پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Members / Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. (Applause).

سیکرٹریٹ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ-----

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جی زما دا کال اټینشن دے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> و دریږه جی هغه کوؤ کنه، نه نه جی۔ سیکرٹریٹ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ یہ کل صبح فوری طور پر وزیراعظم سیکرٹریٹ کو اس کی کاپی فوری بھیج دے۔ جی څه شیز دے جی؟

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جی زما دا کال اټینشن دے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ستا سوڅه شیز دے جی؟

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جی میرا کال اٹینشن ہے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بیا خو دا غټ بلها ډیر دی جی، دا به ټول اخلو جی۔ مسټر اکرم خان درانی صاحب! دا د لاندې نه شروع شو۔ To please move his call attention notice No. 779 in the House۔ د دوئ د خبرې نه مخکښې چې دوئ دا Move کړی، زه یو خبره واضحه کوم۔ دومره گنجائش اسمبلی

سیکرټریټ او زما د طرف نه د ټولو آنریبل ممبرز سره کیږی، مونږ چې څه هم کوؤ نو د دې هاؤس او د دې عزتمند ممبرانو د پاره،(*قائد حزب اختلاف سے*) تاسو جی کښینئ یو منټ، د دوئ د مفادو د پاره، د دوئ د عزت د پاره، د دوئ Comfort د پاره او د سبا د پاره هم چې زه څه خطرې وینم نو د هغې مطابق مونږه لږ لږ وخت تر وخت خپل هدایات جاری کوؤ. هغه بله ورځ یو عجیبه غوندې ایډجرمنټ موشن ماته راغلو چې په هغې کښې ممبرانو دا شکایت کړے وو، د هغې لږ وضاحت زه کوم. مونږه ایم پی ایز هاسټل جوړ د معزز اراکینو د پاره دے، دا وضاحت زه د دې د پاره کوم چې زما دوه قدمه کښې چیمبر دے او د ورځې هر یو ممبر درې ځله راځی، بیا د داسې قسم ایډجرمنټ موشن راوړو ضرورت څه وی او بیا میډیا ته د ورکولو ضرورت څه وی؟ د دې هاسټل یو دوه بلاکه وائی چې دا جوډیشل اکیډمی ته ورکوی، مونږه دوه بلاکه د لیډیز چې کوم پکښې اوسیږی، ډیر Miserable حالت کښې دی. یو تجویز دے چې هغه مونږه Demolish کړو او په هغې کښې لکه څنګه اسلام آباد کښې Suits جوړشوی دی، پارلیمنټ لاجز، او ولې ئے کوؤ؟ چې هغه ټائپ پارلیمنټ لاجز په هغې باندې کار روان دے، Proposals جوړیږی، هغه ولې کوؤ چې یو یو ممبر، هر یو تقریباً دوه نه درې کمرې څلور کمرو پورې هم یو یو ممبر نیولی دی چې هغه په یو صورت هم روا نه دی، هغه خلاف قانون دی او دا نن خو دوئ ډیر په خوشحالئ څلور کمرې نیولی دی، درې نیولی دی خو سبا به زمونږ د دې اسمبلئ دا سټاف چې نن تاسو ته سلامونه کوی، دا به تاسو ته رټرینګ آفسر په ګیټ ولاړ وی او یو یو ته به د لکهونو روپو بل په لاس کښې درکوی، اول به هغه Payکوئ نو بیا به هله د اسمبلئ کاغذ، د الیکشن کاغذ منظوریږی. نو زه چې څه هم کوم ستاسو په مفاد کښې یو کار کوؤ، دا نوټسې هم که درته ایشو شوی دی نو دا د دې پاره چې ځان کلیئر کړئ، ځان صفا کړئ، دا ستاسو په بهترین مفاد کښې دی او ستاسو د میلمنو د پاره که پکښې یو سنټر کښې پورشن د اسمبلی ګیسټ هاؤس شی نو هم په هغې کښې پردی خلق نه راځی، هم ستا میلمانه به پکښې پراته وی. څه مناسب چې تاسو ته ښکاری هغسې پرې چلیږئ. اوس هم درې درې Suits چې دا چا نیولی دی، دا د یو خطرې ګهنټی ده، دا زه تاسو ته بار بار کلیئر

کوم چې دا خپل کلیئر کړئ۔ د دغې Dues یا د هغې کاغذونه یا دا هر یو څیز کلیئر کړئ۔ تاسو دغې څیزونو په دې وضاحت باندې پوهه شوی یئ چې دا ایم پی ایز هاسټل دے ، دا مونږه هیچا ته هم بلاکونه نه ورکوؤ، دا د ذهن نه اوباسئ او دویمه خبره که د نورو Sisters assemblies میلمانه راځی نو زمونږه هلکان هم، ایم پی ایز ځی او په ټولو اسمبلو کښې زمونږ سیکرټریټ ورته کمرې غواړی، Even چې د لاهور په گورنر هاؤس کښې هم ما څو څو ځله خپلو آنریبل ایم پی ایز د پاره کمرې غوښتی دی او زه مشکور یم د هغوی چې مونږه ته ئے ښه هغه د وی وی ائی پیز، په دې خپل گورنر هاؤس کښې زمونږ، مونږ ته څوک نه راکوی خو زما دا آنریبل ممبرز تلی دی او د لاهور گورنر هاؤس کښې ئے شپې کړی دی، نو دغه هم یو حق جوړیږی د هغه Sister Assemblies یا که د هغوی څوک میلمه راځی، هغه ستاسو د دې ټولې اسمبلۍ ممبران وی، هغه د یو تن ممبر نه وی، میلمه نه وی، د چا، د سپیکر میلمه دے یا د یو تن میلمه دے ، هغه د ټولې اسمبلۍ میلمه وی، نو دا مونږ چې څه اقدامات اوچتوؤ، دا د دغې د پاره اوچتوؤ۔ هغه ورونه چې کوم غلط فهمیانو کښې دی، هغه غلط فهمی کلیئر کړئ، مونږ به چرې داسې یو قدم نه اوچتوؤ چې هغه زما د ممبرانو په مفاد کښې نه وی یا د هغوی ته پرې دغه رسیږی او دا اخیرنئ به دوه میاشتې پاتې وی، څلور به پاتې وی، شپږ به پاتې وی خو مونږه دومره ښه Precedents قائموؤ، تاسو د پاره ئے ایږدو، اوس لکه دا څلور څلور کمرې چې تاسو نیولې دی نو د هغې په ځائے باندې درته لاجز، ښه ښائسته Suits کوشش کوؤ چې څنگه پارلیمنټ لاجز کښې هلته کښې جوړ دی چه فیمیلیز سره هم تاسو په هغې کښې اوسیدے شئ نو دا د لیډیز دا ستاسو بلاکس خاصکر، امید دے چې دا به کلیئر شوے وی تاسو ته۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Honourable Akram Khan Durrani Sahib, to please move his call attention notice No. 779 in the House, please.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سابق صوبائی حکومت نے سال 2007 کے دوران بنوں لیدر گڈز سنٹر کے فکسڈ ملازمین کو مستقل کر دیا تھا جس کا صوبائی حکومت نے باقاعدہ نوٹیفکیشن بھی

جاری کیا تھا لیکن چھ ماہ بعد اسے منسوخ کر دیا گیااور ملازمین کو اپنی پرانی فکسڈ تنخواہ والی حیثیت پر لایا گیا۔ مذکورہ ملازمین نے اپنی مستقلی کی منسوخی کو پشاور ہائیکورٹ میں چیلنج کیا، پشاور ہائیکورٹ نے ملازمین کے حق میں فیصلہ صادر کرتے ہوئے ملازمین کی مستقلی کا نوٹیفکیشن بحال کیا اور مستقلی کے احکامات صادر کرنے کی سفارش کی لیکن موجودہ حکومت نے تاحال ہائیکورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد نہیں کیا جس کی وجہ سے غریب ملازمین انتہائی تشویش اور مشکلات کا شکار ہیں، نیز حکومت توہین عدالت کی بھی مرتکب ہو رہی ہے کہ عدالتی فیصلے پر عمل نہیں کیا جارہا ہے۔ لہذا اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

محترم سپیکر صاحب! یہ میرے خیال میں پورے صوبے کیلئے، اور ہمارے سدرن ڈسٹرکٹس میں ایک چھوٹی سی فیکٹری تھی تاکہ وہاں پر صرف اس میں مقامی لوگوں کو وہ ہنر سکھائیں اور اس کے بعد سرٹیفیکیٹ دیں اور اس سرٹیفیکیٹ پر پھر جاکر وہ وہاں باہر ملک میں بھی کام کریں اور یہاں پر اپنے صوبے میں بھی، اور اس کا یہ بھی نتیجہ تھا کہ اس سے پھر اتنے لوگ نکلے کہ لوگوں نے اپنے گاؤں میں چھوٹی چھوٹی سی مشینیں خرید کر وہاں پر بریف کیس، آپ نے دیکھے ہونگے، اس کی اور بھی چیزیں ہیں جو کہ بہت خوبصورت ہیں اور باہر ممالک میں بھی، میں نے دبئی کے سٹال میں بھی اور باہر ممالک کے سٹال میں بھی دیکھے جو کہ پورے صوبے کیلئے ایک اعزاز تھا۔ تو اس کیلئے پھر ہم نے کوشش کی کہ اس کو مزید فعال کیا جائے اور وہاں پر اس میں ٹوٹل جو ہیں، وہ دس بارہ ملازمین ہیں جی، اتنے ہیں بھی نہیں، کیونکہ وہ باہر سے جو لوگ آتے ہیں، وہ ان کو تنخواہ بھی نہیں دیتے ہیں بلکہ وہ صرف سیکھنے کیلئے آتے ہیں اور یہ دس بارہ ملازمین جو ہیں، وہ ہنر مند ہیں، وہ ان کو ہنر سکھاتے ہیں۔ تو پھر یہ ہمیشہ کبھی کبھی بیوروکریسی کا یہ حال ہوتا ہے جب چیف منسٹر کبھی جاتا ہے تو چھ مہینے کے بعد کہیں کہیں، ابھی موجودہ حکومت کو بھی پتہ چل جائیگا، جب آخری وقت ہوتا ہے تو ان کی پھر عادتیں اس طرح ہوتی ہیں کہ ٹال مٹول سے کام لیں اور باقی کچھ اس طرح طریقہ بنا کے کہ اس کے بعد اس کے جو کام ہوتے ہیں، اس کو واپس کیا جائے۔ خیر یہ بعد کی بات کہ ہم دیکھیں کہ یہ اوقات بدلتے رہتے ہیں۔ جس نے بھی اس وقت یہ نوٹیفکیشن منسوخ کیا ہے، وہ ریکارڈ پہ ہے، وہ بھی دیکھیں گے لیکن میری گزارش ہے حکومت سے کہ یہاں پر ابھی سب سے جو ضرورت ہے، وہ ہمارے لئے ہنر مند لوگوں کو پیدا کرنے کی ہے کہ وہ جائیں دبئی میں، وہ پنجاب میں جائیں، جہاں پر بھی جائیں، تو میرے خیال میں آج تو خوش قسمتی بھی ہے اور آج اگر ہم یہاں پر ایک فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تین

ہزار یا پانچ ہزار لوگوں کو جو کہ سروس سے نکالے گئے ہیں، ان کو مستقل کرتے ہیں، یہ تو عارضی طور پر ابھی میرے خیال میں جو 'بینظیر انکم سپورٹ پروگرام' ہے، اس سے کچھ فنڈ بھی ان کو مل رہا ہے اور وہ چالو بھی ہے لیکن یہ تو یہ ایک پراجیکٹ کی حیثیت ہے، تو میری گورنمنٹ سے یہی استدعا ہو گی کہ بارہ لوگ جو ہیں، دس ہیں یا بارہ ہیں، یہ کورٹ میں گئے تھے، ایک آدمی جو الگ گیا تھا، اس کے حق میں بھی، اس کو بحال کیا ہے اور مستقل بھی کیا ہے، تو میری بڑے ادب کے ساتھ گورنمنٹ سے یہی درخواست ہو گی کہ یہ بارہ لوگ جو ہیں، کوئی اس پہ اتنے کچھ میرے خیال میں اخراجات بھی نہیں آئینگے بلکہ وہاں پر جو ہزاروں لوگوں کو وہ ہنر سکھاتے ہیں تو میرے خیال میں ارشد عبداللہ صاحب کا موڈ آج ویسے بھی اچھا ہے اور مفتی صاحب کے ساتھ اس کی میرے خیال میں جو (قہقہہ) کچھ آپس میں بڑی محبت بھی پیدا ہو گئی ہے تو اس سے میں فائدہ اٹھاتے ہوئے یہی استدعا کرونگا کہ وہ ابھی یہاں پر یقیناً اس قسم کے احکامات صادر فرمائیں کہ ان کو کل سے ہائیکورٹ کے فیصلے کی روشنی میں یا موجودہ حکومت کی فراخدلی کی صورت میں ان کو وہاں پر مستقل کیا جائے اور ان لوگوں کو جو غریب لوگ ہیں، مستقل روزگار دیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور):</u> مهربانی سر۔ داسې ده جي ترڅو پورې دراني صاحب زمونږ د پاره ډير محترم دے، د دوئ ډير زيات عزت کوؤ، انشا ءالله زمونږ څه Possible دغه وی، د قانون په دائره کښې Help به کوؤ خامخا۔ داسې ده چې ترڅو پورې چې د پشاور هائيکورټ حواله دوئ راکړه، 14/04/2011 باندې يو فيصله راغلې ده د دې ايمپلائز حوالې سره، هغې کښې دا استدعا دوئ کړې وه چې يره 01/06/2010 والا چې کوم آرډر دے نو هغه د واپس واخستے شی او 01/06/10 باندې چې دا ملازمين ئے د نوکرئ نه لرې کړی وو خو دوباره بيا مياشت پس ئے 01/07/2010 باندې دوباره بيا ډيپارټمنټ پخپله واپس اخستی وو نو بهرحال په ديکښې چونکه بيا عدالت دا اووئيل چې حکومت پخپله خپل آرډر واپس واخستو، لهذا داسې څه آرډر نشته چې يره دا پراجيکټ ايمپلائز چې کوم دی، دا دوئ Permanent کړی۔ بله خبره دا ده جي چې دراني صاحب خو زمونږ نه ډير ښه پوهه دے چې د دوئ په حکومت کښې، هر حکومت کښې يو پراجيکټ ايمپلائز وی خو ټول پراجيکټ ايمپلائز چې کوم دی، هغه Permanent کيدے نشی۔ دوئ زمونږ نه زيات ښه پوهيږی خو

چونکه دوئ دلته دا اوفرمائیل چې یره دا کسان پکښې کم دی او دغه دی نو په دې به زه ډیپارټمنټ سره کښینم او چې څه Possible وی، څه لاره رااوځی نو خپل کوشش به کوؤ او د قانون د دائرې د لاندې، صحیح ده۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل اکرم خان درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: محترم سپیکر صاحب، دا د وخت د گورنمنټ خپل اختیارات وی او یقیناً چې دا څنگه بشیر خان اووئیل بیوروکریسی خو هم دغه شے دے چې کله اسان شے درته گران کړی او گران شے به درته اسان کړی، هغه خپلو حالاتو کښې، دلته په پراجیکټ کښې په پی اینډ ډی کښې داسې کسان وو چې د بیس بیس سال نه په پراجیکټ باندې چلیدل او هغه Permanent نه وو، نو چې د هغې رپورټ ما رااوغوښتو، په هغې کښې ډاکټر اسد هم دے او زما خیال دے ډیر سینیئر کسان نورهم دی خو هغه تقریباً 18 / 17 په دیکښې وو، دا غریبانان خو تقریباً په څه کښې دی، نو په هغې کښې هم دی، گورنمنټ وئیل چې دا نشی کیدے۔ دوئ ماته سمری رااولیږله او هغه د پراجیکټ خلق چې په 18 کښې او په 17 کښې وو او نن په پی اینډ ډی کښې ښه کار کوی۔ د پراجیکټ خلق ما په خپل آرډر باندې مستقل کړی دی او نن هغه 19 او 20 ته رسیدلی دی نو مقصد زما دا دے چې دا خو باره کسان دی، که صرف دا خبره نه وی چې چونکه دا د بنوں کسان دی، کیدے شی لږې وی نو د دې بنیاد نه علاوه باره کسان نه په حکومت باندې بوجھ دے او د چیف منسټر یا د صوبائی گورنمنټ خپل یو اختیار دے او هغه اختیار په هر وخت کښې ما هم استعمال کړے دے او دوئ هم استعمالوی۔ مونږ داسې خلق هم کړی دی چې دا Fixed Pay والا خلق دی په مختلف ډیپارټمنټ کښې، دلته راغلی دی او دې هاؤس ورسره مهربانی کړې ده او هغوی هم په دیکښې مستقل شوی دی۔ مونږ دلته لیکچررز په کنټریکټ باندې بهرتی کړی وو، هغه هم مونږ دلته Permanent کړی دی۔ مونږ ډاکټران هم راوستی دی، زما مقصد دا دے چې په دیکښې، یقین وساتئ د دې به زه یوه زړه خبره درته وکړم او ډیره په افسوس سره ئے کوم چې په ټول سدرن ډسټرکټس کښې دا یو'لیدر گډز' وو او زما د چیف منسټرئ نه مخکښې د دې نه ئے

مشینری راوړله، بلډنګ ئے خالی کړو او دلته په پیښور کښې ئے هغه مشینری آکشن ته ولیږله نو ما د هغې سره اسلام آباد ته فارغ کړو چې دا چا کړی وو او ما وئیل چې نور درسره څکه څه نه کوم چې د دې صوبې خپل روایات دی، حالانکه زړه مې غوښتل چې زوړند ئے کړم خو د هغه پښتو په رسم و رواج باندې، څکه چې یو قیمتی مشینری ده او ته ئے د بنوں نه راوړې او هغه مشینری ته آکشن ته لیږې او هغه مشینری ماته د بهر ملک نه په پراجیکټ کښې راغلې ده، یا جرمنی راکړې ده یا جاپان راکړې ده، چې ستاسو خپلو خلقو ته هنر پرې ورکوی او هغه سره راځی او مشینری د بنوں نه راوړی او بیا دلته ئے آکشن ته لیږی او هلته هغه بلډنګ چې دے، خښتې ترینه اوځی، تباه کیږی، نو زه په دې بنیاد باندې، باره سو کسان دی، باره کسان دی، دا دومره خبره نه ده خو مقصد زما دا دے چې د پراجیکټ خلق هم بهرتی شوی دی، ما کړی دی، په دې هاؤس کښې او د دې سبا د پی اینډ ډی نه، اول د ډاکټر اسد نه پته وکړی چې ته په پراجیکټ کښې دس پندره سال چلیدلے ئې، ته په کوم بنیاد باندې دلته Permanentشوې ئې چې نن کار کوې؟

جناب سپیکر: ګوړئ جی، ګوړئ د هغې پراډکټس ما یو ځلې راغوښتی وو-----

قائد حزب اختلاف: دومره غټه خبره نه ده، دس پندره ملازمین چې دی، هغه هسې هم سره-----

جناب سپیکر: نه میاں صاحب، د دې، د دغه سنټر نه دا پراډکټس ما یوځلې راغوښتلی وو، دا بریف کیسونه او دغه ئے ډیر ښه جوړول نو که ممکن وی نو دغه ئے وکړئ نو ښه به وی بد نه دے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): داسې ده جی چې رشتیا خبره ده چې درانی صاحب ډیره اهم خبره وکړه، ارشد عبد الله صاحب هم ورله ډیر ښه جواب ورکړو چې زمونږه ښه نیت دے او داسې نه ده چې ګنی زمونږه دا نیت دے چې نه ئے بحال کوؤ۔ مونږه یو خبره داسې وکړه چې ممکن ده چې په دې کار کیدے شی، کوؤ به۔ هغوی صرف دومره اووئیل چې د هر پراجیکټ خلق بحال کیدل ډیر مشکل دی، صرف دومره خبره۔ ستاسو دا دولس دی، دا ډیر مشکل نه دی، په دې باندې به

خبره کوؤ، د هنر مند سکیم په حواله باندې زمونږ یو سکیم شته او بیا روایتی هنر مند سکیم هم زمونږه شته دے او هغه هم د دې یوه سلسله ده خو دا یوه خبره چې په جنوبی اضلاع کښې په دې بنیاد باندې چې هغه زمونږ د'لیډر' سامان هلته تیاروی، واقعی ډیر مشهور هم دی، د هغې ډیره Publicity هم شوې ده، خلق ئے خوښوی هم او دولس کسان دومره دی نه، هغه به د خپل طریقه کار مطابق دوئ وګوری، چونکه فنانس پکښې Involve ضروردے، د هغوی نه به رائے اخلی بیا به ئے بحال کوی۔ زه سپیکر صاحب، یوې خبرې ته اشاره کوم، مخکښې هم د Sacked خبره راغله او دلته کښېAppreciationوشو، زه چونکه خپله ممبر ووم او مونږه هغه سپورټ کړی هم دی، دا یوه خبره سپیکر صاحب، عام خبره کول غواړی چې زمونږه ټولې ادارې په دې باندې ناستې دی چې تنخواه ورسره نشته او ملازمین ئے سیوا دی، دا دومره Sensitiveمسئله ده، زما پی آئی اے د دې نه غرق شو، زما ریلوے د دې نه غرق شو، زما سټیل مل د دې نه غرق شو، دا خو د ټول قوم سرمایه ده، داسې خو نه ده چې نن زما حکومت دے زه به پکښې دهړا دهړ خلق ورکوم او بل به ئے اوباسی او بیا به جنګ کیږ ی چې بحال ئے کړه، دا Race ختمول غواړی او دومره خلق نوکران کول غواړی، دا چې چا هم کړی وی او د ادارې د طاقت نه ئے زیات کړی وی، دا ئے دې ملک سره ظلم کړے دے ځکه چې اداره کښینی، زه سل کسانو له تنخواه ورکړم نو زما اداره ودریږی۔ نن ریلوے ولاړه ده، نن پی آئی اے ولاړ دے او ساعت په ساعت یو یو اداره ودریږی، خدائے ته وګورئ مونږه باندې د ټولو غریبانانو حق دے، مونږ خپله غریبانان یو، مونږه به خلقو له نوکرئ ورکوؤ خو هغه ځائے کښې به نوکرئ ورکوؤ چې کومه اداره د تنخواه قابله وی۔ واپډا زما د دې وجې نه ولاړه ده، زه یو دا خواست کوم چې د دې ټولو خلقو وکالت هم پکار دے خو چې په کومه اداره کښې اضافی خلقو خلق نوکران کړی دی، دا ئے د وطن سره ظلم کړے دے، په دې خبره خیال پکار دے چې داسې خلق نوکران نشی چې اداره ختمه شی او ملک ته ترې نقصان اورسی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نور سحر بی بی، کال اٹنشن نوٹس نمبر778۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ نجی گرام سوات بری کوٹ کا گرلز پرائمری سکول جو عرصہ چھ سال پہلے تعمیر ہوا ہے لیکن تاحال ابھی تک سٹارٹ نہیں ہوا ہے جس کی وجہ سے بلڈنگ بھی خراب ہو رہی ہے اور بچوں کی تعلیم کا بھی حرج ہو رہا ہے، لہذا مطالبہ ہے کہ مذکورہ سکول کو جلد از جلد سٹارٹ کیا جائے تاکہ بچوں کا مزید وقت ضائع نہ ہو۔ سپیکر صاحب، دیکښې یو دوه خبرې زه کوم۔

جناب سپیکر: آنریبل سردار بابک صاحب، جواب دیدیں۔ بس بس کښینه بی بی، په خبره پوهیږئ، په اشاره خلق پوهیږی، داسې مخکښې هم بس ډیرې وشوې کنه۔ جی سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب، شکریه۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه وخت لږ دے ،کال اټینشن ډیر دی، دا د دې د یو دوه اجازت وی خو مونږه ستاسو د ممبرانو Facilitation د پاره دا دومره ډیر واخلو۔ جی سردار حسین بابک صاحب، مختصر مختصر راځئ جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا گرلز پرائمری سکول نجی گرام بری کوټ کښې درې څلور ورځې شوې دی چې د هغې د پوسټونو سینکشن راغلے وو او دا سکول چې دے دا مونږ کهلاؤ کړے دے۔ نورسحر بی بی ته هم زما دا ریکویسټ دے چې د ډیپارټمنټ نه مونږ ته دا دغه راغلے دے، تاسو پخپله هم معلومات وکړئ، درې څلور ورځې وشوې چې دا سکول جی کهلاؤ دے او پوسټونه سینکشن شوی دی سپیکر صاحب۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: سینکشن ئے راغلے دے ، سکول کهلاؤ شوے دے فوری جی؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: او جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ منور خان، Lapsed۔ محمد زمین خان۔ دا د لاندې نه د درانی صاحب د وجې نه راشروع شو، ته بیا هم نه پوهیږې (قہقہہ) مفتی صاحب، ستاسو د مشرئ قدر خو کوؤ کنه۔ زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: ډیرہ مهربانی، شکریہ۔ میں آپ کی توجہ جناب سپیکر، ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ روزنامہ 'آج' مورخہ 03/09/2012 میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس کے مطابق جاپان صوبہ خیبر پختونخوا میں سیلاب سے متاثرہ سڑکوں کی بحالی کیلئے 14.5 ارب روپے خرچ کریگا۔ آیا مذکورہ رقم یقیناً سیلاب سے متاثرہ سڑکوں اور پلوں کی دوبارہ بحالی پر خرچ کی جائیگی؟ جناب سپیکر، دا ما خان سرہ د 'آج' ھغه۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا د JICA Programe بنائي کنه؟

جناب محمد زمین خان: جی۔

جناب سپیکر: په دې باندې به څوک جواب ورکوی جی؟ ارشد عبد الله صاحب، بس پریږدئ جی، صرف وایئ۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون وپارلیمانی امور):   وشو، وشو جی۔

جناب محمد زمین خان: په دې باندې لږه یوه خبره مخې ته کښیښنودل ضروری دی۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: وشو وشو، اشاره ډیره وه۔

جناب محمد زمین خان: دیکښې جناب سپیکر، نه جی، دا چونکه۔۔۔۔

جناب سپیکر: ګورئ د دې ټولو کار به اوس ودریږی، که چا پکښې یو خبره وکړه، هغه خبره درته زه نه بنایم۔ بس پریږده موقع هسې مه خرابوه چې د دې ټولو کار وشی۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، هغه خبره زه نه کوم۔

جناب سپیکر: ته خو ئے نه کوې خو څوک خو به ئے وکړی۔

جناب محمد زمین خان: د دې د پاره منظوری شوې ده خو دیکښې زه یو ګزارش کوم چې آیا دا خبر په حقیقت کښې دے که نه دے؟ او آیا دا یقیناً چې د دغه سیلاب زده علاقو باندې په بحالئ به لګی او آیا چې په دیکښې چې کوم دا خبر دے، بنه په دیکښې به ګیاره کورونه، تین سو ترپن دیهی او چهیانوے غټ روډونه بحال کیږی۔ جناب سپیکر، زه یو خبره د حکومت او د وزیر قانون په نوټس کښې او ستاسو په علم کښې راوستل غواړم چې زمونږ علاقه یو طرف ته Militancy نه

تباہ شوې دہ، بل طرف تہ سیلاب وھلې دہ خو ھغہ ځائے کښې پلونہ ھم وران پراتہ دی، روډونہ ھم وران پراتہ دی او تراوسہ پورې پہ دې څلور پینځہ کالہ کښې پہ دې ټولہ صوبہ کښې کہ یو طرف تہ فارم ټو مارکیټ ټول یو نیټ ورک خور شوے دے ، خوربږی، کہ بل طرف تہ کریش پروګرام کښې د روډونو بحالی کیږی او دویم طرف JICA دا پروګرام کوی خو زمونږہ ھغہ علاقې تہ تراوسہ پورې پہ دې درې واړو دغہ کښې بالکل نظر انداز شوې دہ او دا ظلم او زیاتے کیږی۔ زہ ستاسو پہ نوټس کښې دا راوالم چې یرہ مہربانی وکړئ چې زمونږہ علاقې تہ دا چې کوم پراګرام دے چې دیکښې ورلہ حصہ ورکړی۔ ډیرہ مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، څوک؟ جی آنریبل لاء منسټر صاحب، دا زیاتے مہ کوئ، زر زر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پخپلہ نہ شم پوائنټ آؤټ کولے ګنی پخپلہ بہ مې پوائنټ آؤټ کړے وو خو څہ بہرحال دا سې دہ جی میسرز نیسپاک کنسلټنټ مقرر شوے دے د جائیکا د اړخ نہ او دغلتہ چې د دوئ چې څومرہ Flood related سړکونہ خراب شوی دی، پلونہ څومرہ خراب شوی دی، دا بہ ټول انشاءاللہ پہ ھغې رائحی خو د ھغوی خپلہ Criteria دہ۔ Laid down criteria دہ او ھغې کښې Irrespective of any دغہ، ھغوی پہ خپل Guide lines باندې بہ ځی او د ھغې مطابق جائیکا چې نیسپاک لہ کومہ Criteria ورکړې دہ، د ھغې مطابق چې کوم کوم پکښې راځی-----

جناب سپیکر: د دوئ کار بہ کیږی کہ خیر وی، چې کوم کار جائز وی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: د دوئ کار بہ پکښې وشی او دوئ تہ بہ مونږ اوښایو چې د دوئ د حلقو پکښې کوم پلونہ او سړکونہ دی، ھغہ بہ ورتہ مونږہ Identify کړو انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ زبیدہ احسان بی بی، شکریہ۔ زبیدہ احسان بی بی، 775 جی۔

محترمہ زبیدہ احسان: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول-----

ایک رکن: کورم پورا نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Count down, please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: "In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Barrister Syed Masood Kausar, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall, on completion of its business fixed for the day, stand prorogued on Monday 10th September, 2012, till such date as may hereafter be fixed."

اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی ہو گیا)